بہ یمن خالق کون و مکان و فیض مالک زمین و زمان

بغرض افادۂ مطلوب خواناں اطراف و اکناف بسعی وافی موسوم بہ

دیوان کافی

بصحت تمام بہ حسن اہتمام سید حسین مالک مطبع۔

مطبوع مطبع نامی گرامی ابوالعلائی گلزار حسن آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والعاقبۃ للمتقین والصلوۃ والسلام علی محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔ بعد ازادائے حمد وثنائے خداوند کریم وحبیب رب العلمین

یہ کمترین مدعا طراز ہے کہ طالبان عشق محمدی مشتاقان نعت احمدی پر یہ امر مخفی نہین کہ اس وقت تک جس قدر متعدد قصاید جو طبع ہوئے ہین اسکی تصحیح کرکر طبع دوم مین چند قصائد شریک کرکے دیوان کافی نام رکہا اس کا حق طبع کو محفوظ کیا گیا۔ لہذا حضرات مولود خوانان کی خدمت مین التماس ہے کہ بعد ختم مولود شریف کے اس خاکسار کو دعائے خیریت یاد فرماوین۔ اگر اس مین کوئی غلطی سہوا رہ گئی ہو تو براہ کرم چشم پوشی سے کام فرماوین۔ الانسان مرکب مع الخطاء والنسیان۔

نیازمند

سید حسین خادم مطبع ہذا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

طفیل سرورِ عالم ہوا سارا جہان پیدا / زمین و آسمان پیدا مکین پیدا مکان پیدا

نہوتا گر فروغِ نورِ پاک رحمتِ عالم / نہوتی خلقتِ آدم نہ گلزارِ جنان پیدا

شہ لولاک کے باعث حبیبِ پاک کی باعث / جناب حق تعالی نے کیا کون و مکان پیدا

ظہور ذات اکرم سے فیوض خیر مقدم سے / نسیم بوستان پیدا بہارِ گلستان پیدا

رسول اللہ کی خاطر اگئے جن و ملک حاضر / بنایا ماہِ انجم کو کئے ہین بحر و کان پیدا

جمال حسن مین رعنا کمال خلق مین یکتا / کوئی پیدا ہوا ایسا نہو وےگا یہان پیدا

انہین کیواسطے آدم انہین کیواسطے حوا
انہین کیواسطے کافی کئے ہین تن و جان پیدا

خاتم الانبیا ہوے پیدا / مجتبےٰ مصطفےٰ ہوے پیدا

صبح میلاد مین یہ شہرا تہا / آج خیر الورا ہوے پیدا

اہل دین گرم تہنیت تھے ہم / دین کے رہنما ہوے پیدا

لعل لب پر دعائے امت تھی / جب حبیب خدا ہوی پیدا

کیون نہ ہوجای بخشش اُمت
ظلمت کفر وجہل دور ہوی

وہ مجیب الدعا ہوے پیدا
ایسے شمس الضحیٰ ہوے پیدا

پیر کی روز صبح دم کاتبی
آپ صل علیٰ ہوے پیدا

ہوی حضرت محمد مصطفےٰ صل علیٰ پیدا
جناب سید سادات باصد جلوہ رحمت
کیا پہلے تو سجدہ پہر دعای بخشش اُمت
تمامی بحر وبر روشن کئے نور تجلی سے
شب میلاد مین اُس افتخار آفرینش کے
ہوی وہ خیر مقدم جلوہ فرما باغ امکان مین
کیا مشرق سی مغرب تک دیار آب وگل روشن

ہوی حضرت رسول اللہ احمد مجتبیٰ پیدا
ہوی باعظمت واخلاق باشان عطا پیدا
ہوی جب صاحب لولاک محبوب خدا پیدا
ہوی ایسے حبیب کبریا بدر الدجےٰ پیدا
مبارکباد کا شہرہ سبہی عالم مین تہا پیدا
کئے اللہ نے جنکے لئے ارض وسما پیدا
ہوئے وہ خاتم پیغمبران خیر الورا پیدا

جناب صاحب لولاک کی مانند ای کاتبی
نہین کوئی ہوا پیدا نہین کوئی ہوا پیدا

جناب فخر عالم سید سرور ہوی پیدا
بجہانیکی لئی لب تشنگان روز محشر کے
تولد وہ ہوی جنکی سبب سے باغ امکان مین
ہوی وہ شاہ پیدا کہ جنکی خیر مقدم سے
بستر تاج فاموح وبدل اسرار تاوح
شب میلاد ختم المرسلین ہے نور کی جلوے

شفیع دردمندان شافع محشر ہوی پیدا
سحاب رحمت حق صاحب کوثر ہوی پیدا
ملک حور و پری جن و بشر مکبر ہوی پیدا
یہ ہنگام تولد معجزے اکثر ہوی پیدا
حبیب دانہ دار خالق اکبر ہوی پیدا
کنارے شرق سی مغرب تلک گہر گہر ہوی پیدا

خطاب خیر امت جنکی صدقے سے ملا کاتبی
زہے قسمت ہماری ایسے پیغمبر ہوے پیدا

واہ کیا جلوۂ اعجاز رہتا آنا جانا
دیکھہ اُس جلوۂ رفتار کو حیران تھی ملک
عرش کبرے گئے دورہ کرو ٹرہ و منزل
ساعت چند مین دیکھو تو کہانتک پہونچے

شب اسرا مین عجب ناز رہتا جانا آنا
حیرت دیدۂ پرواز رہتا جانا آنا۔
کیا ہی ممتاز سرافراز رہتا جانا آنا۔
حق کی محبوب کا اک ناز رہتا جانا آنا۔

ایسی معراج بہلا کس کو ملی ہے کافی
دلربایانہ اک انداز رہتا جانا آنا ٭

سرکی بل چاہیئے ای اہل دلا یہان آنا
محفل مورد سلطان رسالت ہے
بے ادب کو تو یہان دخل نہین پانہین
قدر اُس محفل اقدس کی کوئی کیا جانی
عرش سے فرش تک اللہ رے ہجوم ملکوت
حورین فردوس کی کہتے تہی زہے بخت سعید
آسیہ ہاجرہ و مریم و سارا حوا
محفل فرحت میلاد نبی صلی سے علے
گل فردوس کی تیار حمایل کر کے
شہ لولاک کی میلاد کی محفل سے آج

الفت رحمت عالم مین ذرا یہان آنا
عین آداب سے با صدق و صفا یہان آنا
عطر آداب سے پوشاک بسا یہان آنا
حضرت آدم و حوا کا سہوا یہان آنا
اور جبریل کا وہ مژدہ رسا یہان آنا
ہم کنیزون کا عجب فخر ہوا یہان آنا
تہنیت گو تہین ہم اپنا ہوا یہان آنا
ہو نصیب اپنی تئین صبح و مسا یہان آنا
رکھ سبد سر پہ گروہ حورا یہان آنا
عندلیبان جنان نغمہ سرا یہان آنا

شرف محفل میلاد کہین کیا کافی
ہم سمجھتے ہین شفاعت کا صلا یہان آنا

آنکھو ملین تصور رہے مدینہ کی چمن کا
بیمار شفا پاتے ہین اُس خاک کے تنفا ہے
یوسف کی شباہت سی ہوی الفت یعقوب

پہولا ہی چمن پیش نظر خلد برین کا
بیمار ہون اُس پاک مدینہ کی مین کا
اللہ رے عاشق تری حسن نگین کا

ای اصل علی دوش پہ گیسوی معنبر
غیرت سے دہن بند ہے جہان نافہ ختن کا

ہے پیش نظر یہ جو فروغ مہ کامل
دریوزہ گر نور ہے اُس صاف جبین کا

کیا وصف کرون صاحب کوثر کی عطا کا
آگاہی نہین لب پہ کبھی حرف نہین کا

پہونچا جو کوئی کوچۂ محبوب خدا مین
گویا کہ مجاور رہا فردوس برین کا

امید ہے اسدم کرم شاہ امم سے
کافی کو بہت ڈر ہے دم باز پسین کا

چمن خلد برین کا عکس ہے روئی محمد کا
لقب ہے جنت الماوا اسی کوئے محمد کا

چھپے خورشید کو مغرب سے لائی کھینچکر باہر
فلک پر شور ہے اعجاز قابوے محمد کا

لوائے حمد جب لیکر صف محشر مین آوینگے
کھلیگا حال اسدن زور بازوی محمد کا

قیامت کی سی پل سے وہ اک تیغ براں ہے
گزر جاؤن گا لیکر نام ابروئے محمد کا

ہنگام غیور اُسکے ہے اک بال سے باریک
خطر کیا ہے وسیلہ جب کیا موی محمد کا

صلہ مین حق تعالے سے امید ہشت جنت ہے
لکھا ہے وصف مین نے چار گیسوی محمد کا

شفیع عاصیان تم کو پیاسا واں نہ چھوڑینگے
مجھے حوض کوثر نام ہے جوئے محمد کا

بچالینا الہی مجکو بدبوئے جہنم سے
کہ مین خود گردہ ہون اوصاف خوشبوی محمد کا

اگر خورشید محشر کچھ مرے سر پر چڑہا کافی
تو کہدون گا کہ مین مداح ہون روئے محمد کا

لکھون کیا وصف مین شیر خدا کا
علی اعلے در خیبر کشا کا۔

زیادہ فکر وہم عقل سے ہے
ثنائے ابن عم مصطفی کا۔

علی ہے پیشوا ہادی و مولا
تمامی امت خیر الورے کا

در حیدر کا جو کوئی گدا ہو
نہو محتاج وہ ظل ہما کا۔

کہین کیونکر نہ ہم مولا علی کو
کہ ہے ارشاد ختم الانبیا کا

شرف کحل الجواہر پر رکھی ہے
تولد وہ ہوے کعبہ کے اندر
ہوا اُسی سے منور قصر عرفان
فضایل آل اُنے سے ہے ہویدا

یہ رتبہ ہے علی کے خاکپا کا
عجب رتبہ ہے شاہِ لافتا کا
وہ ہے سلطان ملک اولیا کا
سزاوارِ خطابِ قل کفیٰ کا

یہ کافی تو گدائے خاکِ پا ہے
جنابِ مستطاب مرتضیٰ کا۔

یہ گلستان تمامی ظہور کثرت کا
ہر ایک سبزۂ نوخیز باغ امکان مین
وہ ایسا صاحب اکبر ہے صاحبِ وسعت
اُسیکے قہر سے جلتی ہے آتشِ دوزخ
خصوص ہمپہ کیا اس طرحکا ایک کرم
بنایا اُمتی اپنے حبیب کا ہم کو
وہ شاد کشور لولاک وہ حبیب خدا
مہ سپہر شرف ذات مصطفائی ھے
شہ ولادت خیر الورا کی برکت سے
جہان مین خیر سعادت کی دہوم دہام ہوی
نہو دے کیونکہ زمان و زمین مین تسکین۔
دیا خدا نے اُنھین جو مراتب عالی
بغیر اُمت مرجوعہ شہ لولاک

خدائے پاک کی ہستی ہے ایک صنعت کا
زبان حال سے شاہد ہی اُسکی قدرت کا
کہ ہے حباب فلک جسکی بحر قدرت کا
اُسیکے مہر سے روشن ہے قصر جنت کا
کہ ہوا دا نہ کبھی شکر اُس عنایت کا
دیا شرف شرف انبیا کی اُمت کا
کہ جنکے فیض سے تا ہے تازہ باغ رحمت کا
فروغ عارض رحمت ہے نورِ حضرت کا
گزر گیا دنیا سے دن نحوست کا۔
ظہور کون و مکان مین ہے اس بشارت کا
جہان مین آیا قدم صاحب شفاعت کا
بیان ہو وہم سے کب اُس بعد فضیلت کا
ملا خطاب بھلا کس کو خیر اُمت کا

عجب و سید کافی ہے واسطے اپنے
جناب سید سادات شان حمت کا۔

اُس رخ پاک کا جس بزم مین چرچا ہوگا
در و دیوار سے وہان نور برستا ہوگا

کیون نہو غیرت برگ شجر طور زبان
جب میرے منہ مین ترا وصف سراپا ہوگا

جبہۂ صاف جبین جل سے علے پیشانی ۔
شعلۂ طور خجل دیکھہ یہ ماتھا ہوگا

ماہ نو عید شفاعت کا چمک جائیگا ۔
جسطرف حشر مین ابرو کا اشارہ ہوگا

پہر تصور در دندان کا بندہا آنکھون مین
پہر در اشک میرا گوہر یکتا ہوگا

جو مدینے کے مکانون کی کریگا تعریف
ہی یقین اُس کا مکان جنت ماوا ہوگا

ہم کو امید قوی ہے کہ صف محشر مین
تیرے مداحون کا ایک رتبہ اعلے ہوگا

اس قد پاک کی سایہ کا بندہا ہی جو خیال
اختر بخت عدم مین میرا چمکا ہوگا

حسن محبوب خدا کا ہے یہ حسن اعجاز
حشر تک ایک جہان والہ و شیدا ہوگا

تیرا کوچہ ہے عجب گلشن جاوید بہار
خوش نصیب اسکا کہ وہان گرم تماشا ہوگا

اے صفیرو میرا احوال تو کہلا بہیجو ۔
کوئی زوار مدینے کو بھی جاتا ہوگا

ناگہان رنج و محن سے جو رہائی پاوے
ھی یقین وہان لب جان بخش ہلاتا ہوگا

شان محبوبی سے جب آپ نکل آوینگے
روکش صحن چمن عرش کا عرصا ہوگا

جائینگے سوے چمن کنج قفس سی چہٹکر
اپنی قسمت مین کوئی اور بھی ایسا ہوگا

کون کہتا تہا شفا ہوگی نصیب بیمار
کسکو امید نہی اس درد کا اچھا ہوگا

گو نہین ملک عدم مین اثر شمس و قمر
آپ کی سایہ کا وہان نور تجلے ہوگا

ہے مدینہ کی زیارت کا جو کافی مشتاق
کچھہ ارادہ میرا یارب کبھی پورا ہوگا ۔

جسکو خدا نی واصف خیر الورا کیا
کیا کچھہ عطا کیا جسی سب کچھہ عطا کیا

ایمان مومنین ہی حب محمدی
کیا کہئے اُس کو جسنے کہ ترک ولا کیا

ارواح مومنین ہی کا بل اُسکا نام
جسنے کہ جان و مال نبی پر فدا کیا

خلاق دو جہان ہی کلام قدیم مین
رفعت کی ساتھ ذکر رسول خدا کیا

اور اُس خدائے پاک نی ایمان والونکو
حکم درود مصطفوی کو عطا کیا

وہ ذی نصیب رہگیا ایوا ہی ذی نصیب
جس نے متاع وصل نبی نثار کیا

کیا خوش نصیب ہونگی جو ذرات ہر گھڑی
اخبار حال مصطفوی کو سُنا کیا

جنتے جی اقامت جنت اُسی ملے
جنے وطن مدینہ حضر تمین جا کیا

آل جناب مصطفوی پر پڑھو درود
انکو خدا نے خیر و شہ انبیا کیا

بھیجو درود زمرۂ اصحاب پر مدام
اللہ نے ہمارا اُنہین پیشوا کیا

کافی ہزار شکر کے رب کریم نے
اپنے حبیب کا مجھے در کا گدا کیا

جو پناہ سید کون و مکانمین آگیا
وہ بلاشک حق تعالی کی امانمین آگیا

جنے حضرت کا وسیلہ دستویز اعلیٰ کیا
مین یہ کہتا ہونکہ وہ دار الامانمین آگیا

رحمۃ للعالمین جب نور سے پیدا کیا
اور ہی اک فیض کا عالم جہانمین آگیا

ہو گیا کیا رشک جنت یہ گلستان جہان
جبسی اُس گل کا قدم اس گلستانمین آگیا

فیض انوار قدوم سید ابرار سے
نور کا عالم زمین و آسمانمین آگیا

جب تصور بندہ گیا نظرو نمین پاکی کا
دیدۂ مشتاق گلزار جنانمین آگیا

یہ نہین ممکن جلا دی آتش دوزخ اُسے
کلمۂ دین محمد جس زبانمین آگیا

اُس تبسم کا تصور مسکرانی کا خیال
صورت آب بقا اُس نیم جانمین آگیا

جب کہا کافی قسیم حوض کوثر کی ثنا
آب کوثر کا دہان مدح خوان مین آگیا

احسان و کرم ہمپہ وہ کیا کیا نہین کرتا
وہ کونسی رحمت ہے کہ مولا نہین کرتا

اُس گلشن امکان مین نہین برگ کو جنبش
جب تک کہ ہوا کو وہ اشارا نہین کرتا

تدبیر عقیلانِ جہان فعل عبث ہے ۔ کوئی خطِ تقدیر مٹایا نہین کرتا

بے تیرے عنایات کی او معطیِ مطلق ۔ مطلب کو میرے کوئی بہی پورا نہین کرتا

وہ کونسی مشکل ہے میرے خالقِ اکبر ۔ آسان جسے لطف تمہارا نہین کرتا

پہر بہیجہ قدرت سے میرے کہولدے یارب ۔ یہ عقدہ مشکل جو کوئی وا نہین کرتا

جز مرحمت و بخشش و غفران کوئی مرہم ۔ زخمِ دلِ صدچاک کو اچہا نہین کرتا

یارب تیری درگاہ مین جز رحمتِ عالم ۔ مین اور کسیکا تو وسیلہ نہین کرتا

اُس صاحبِ لولاک رسولِ عربی کی ۔ خاطر میرے اللہ تو کیا کیا نہین کرتا

اس اُمتِ عاصی کو معاصی کی سبب سے ۔ اللہ رے ستار کہ رسوا نہین کرتا

مقبولِ شفاعت وہ نبی صاحبِ کوثر ۔ کچہ ہمسے دریغ اپنی دعا کا نہین کرتا

یہان اور وہان اُمتِ عاصی کی رہائی ۔ وہ کونسا ہے روز کہ چاہا نہین کرتا

اپنا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت کی دعا مین ۔ وقفہ میرے اللہ تو اصلا نہین کرتا

دے بہر دعائے نبوی مطلبِ کافی
جز عشق جسے اور تمنا نہین کرتا

ہوی پیدا رسولِ قدردانِ مکہ و بطحےٰ ۔ حبیب کبریا عزت رسان مکہ و بطحےٰ

ہوی پیدا جناب رحمت للعالمین احمد ۔ امین باعثِ امن و امان مکہ و بطحےٰ

ہوی پیدا وہ نورانی لقا محبوب ربانی ۔ ہوا جسسے منور ہر مکان مکہ و بطحےٰ

ہوی پیدا جناب مصطفےٰ با طلعتِ زیبا ۔ ہوی اس خیر مقدم سے خزان مکہ و بطحےٰ

کوئی پیدا ہوا ایسا نہ ہوویگا کوئی کافی
قسم کہاتا ہون مین با عز و شان مکہ و بطحےٰ

قیامت تہا وہ صدیق جگر افگار کا رونا ۔ تڑپنا شکلِ بسمل اور وہ ہر بار کا رونا

کہون کیا گریہ صدیق محراب عبادت مین ۔ کہ شرمندہ تہا جس سے ابر دریا بار کا رونا

زبان حال سے گرم بکا تھے مسجد و منبر
یہ پُرنا شیر تھا حضرت کے یارِ غار کا رونا

فلک کو بھی ہلاتا تھا ملک کو بھی رُلاتا تھا
وہ اس دربارِ عالیجاہ کے حضّار کا رونا

لکھوں کیا اس بیان سے دل ہوا جاتا ہے دو ٹکڑے
اثر رکھتا ہے یارانِ شہ ابرار کا رونا

فرشتے آسمانوں پر ہوئے گرم فغاں سنکر
جنابِ مصطفیٰ کے عترتِ اطہار کا رونا

تمامی حاضرانِ وقت کو بیتاب کرتا تھا
ابوبکر و عمر عثمان و علی ہر چار کا رونا

ہوا اور نہ دیکھیں گے وہ آنکھیں آتشِ دوزخ
ہلاتا ہے جن کو حبِّ احمد مختار کا رونا

بس ای کافی قلم کو تھام لی آگی کو لکھنا ہے
ہلال کشتۂ غم ہجر کے بیمار کا رونا

کچھ نہ کام آیا دل مضطر تڑپنا لوٹنا
تھا عبث سب بے فائدہ سب یہ تڑپنا لوٹنا

مرغ بسمل کی طرح یہاں خاک پر لوٹے تو کیا
چاہیئے خاکِ مدینے پر تڑپنا لوٹنا

چہچہے کرتے ہیں صحنِ گلستان میں ہمصفیر
ہم ہیں دامِ غم میں اور اکثر تڑپنا لوٹنا

شام سے ہے نالہ شبگیر تا وقتِ سحر
آہ بر لب صبح سے دن بھر تڑپنا لوٹنا

کیا کہیں ہم اے صفیر و دل کی بیتابی کا حال
برق سے بھی ہے زیادہ یہ تڑپنا لوٹنا

اس تڑپنے لوٹنے سے دل میرا بھرتا نہیں
ہو قبول خالقِ اکبر تڑپنا لوٹنا

صورتِ موج طلاطم یا الٰہی کر عطا
از برائے صاحبِ کوثر تڑپنا لوٹنا

ہو نصیب کافی عاصی الٰہ العالمین
دیکھکر وہ گنبدِ اخضر تڑپنا لوٹنا

لب جان بخش سے کیا خوب بیان فرمایا
حبِّ الفت کی حقیقت کو عیان فرمایا

اس لب لعل کے اور کام و زبان کی صدقے
جس زبان سے یہ سخن جانِ جہان فرمایا

اہل ایمان کے لئے وہ تو کلامِ حق ہے
تمنے جو افضلِ پیغام بران فرمایا

شب فرقت میں ہوئے عید محبون کیلئے
مژدہ وصل شفا نے دل و جان فرمایا

گو کہ ہم آپ تڑپتے ہیں شبِ فرقت میں
قابلِ نار ہوا جس کو کہا ناری ہے۔

کل کا وعدہ تو بھلا آپ نے ہاں فرمایا
وہ بہشتی ہے سنے جسے اہلِ جنان فرمایا

رشکِ فردوس ہوا دیر کہن اے کافی
جب سے یہاں سرورِ عالم نے مکان فرمایا

بروزِ جزا یا رسولِ خدا
ہمیں دو شفا یا رسولِ خدا

تمنا ہی دل کی یہ مولا میرے
دکھا دو لقا یا رسولِ خدا

نہیں ہی سہارا الجز تم سوا
میرے مصطفٰی یا رسولِ خدا

قبر میں عذاب ہوگا دل پر میرے
ہمیں لو بچا یا رسولِ خدا

نہ شاہی سے مطلب نہ دولت سے کام
قدم ہو عطا یا رسولِ خدا

اگر آمد ہے کو دیکھوں کبھے
کروں دل فدا یا رسولِ خدا

بلا لو مدینہ میں کافی کو اب
تیرا ہے گدا یا رسولِ خدا

سراپا وہ صلِ علیٰ آپ کا تھا
کہ ہر عضو حسنِ تجلی نما تھا

حبیبِ خدا کا جمالِ مکرم
ہزار اور تحسین حمد و ثنا تھا

بہارِ لطافت میں ہمیشہ ثانی
گلِ سبزہ ان عارضِ مصطفٰی تھا

مدور جو کہتے ہیں چہرہ کا عالم
وہ تدویر سے بھی ورائُ الورا تھا

وہ صلِ علیٰ گندمی رنگ اونکا
کہ عارض رخ عالمے نور کا تھا

چمکتا تھا کیا نورِ حسنِ صباحت
فروغِ ملاحت دمکتا ہوا تھا

مزین تھا پیرا ہن اعتدالی
خوشا اندام اندام خیر الورا تھا

وہ جسمِ مبارک کی روشن بیاضی
کہ سرچشمۂ نور جسپر فدا تھا

وہ دندان و لب غیرتِ در مکنون
وہ حسنِ تبسم کا عالم نیا تھا

وہ بحر تبسم میں موج لطافت
کہ دریوزہ گر جس کا آب بقا تھا
وہ حسن ادا کس زباں سے ادا ہو
تبسم میں اُن کے جو حسن ادا تھا

کرے اُس شمائل کا کیا وصف کافیؔ
سراپا سبھی خوبیوں سے بھرا تھا۔

رہی حسرت کہ گیسو کو نہ دیکھا
سر زلفِ معنبر کو نہ دیکھا
نہ پوچھو کشتۂ دیدار کا حال
فروغِ عارضِ گلگوں نہ دیکھا
رہے اکثر کفِ افسوس ملتے
مگر اُن ہاتھ کو ہمنے نہ دیکھا
ہزاروں کے تڑپنے کا تماشا
قفس میں تونے وہ گلگوں نہ دیکھا

بھلا سے کہیئے کہ کیا دیکھا جہاں میں۔
اگر کافیؔ نے ہم کو یہاں نہ دیکھا

ایہا العاشق شیدائے جنابِ مصطفیٰ
عین ایمان ہے تولائے جنابِ مصطفیٰ
رو کش گل گشت جنت سے اگر ہو دے نصیب
شغل اوصافِ سراپائے جنابِ مصطفیٰ
لا کہہ خورشید قیامت کو تصدق کیجئے
ہر سر یک نور سیمائے جنابِ مصطفیٰ
باعثِ ایجاد طاق جنت فردوس ہے
طاق ابرو قوس زیبائے جنابِ مصطفیٰ
اندب الاشعار جنکے وصف میں ارشاد ہوا
ہیں وہ مژگان صف آرائے جنابِ مصطفیٰ
ہے نصیب العین جن کے کحل ما زاغ البصر
ہے وہ زیبا چشم رعنائے جنابِ مصطفیٰ
مظہر نور الٰہی جبہ اصل سے علے
جبینِ اقدس معلائے جنابِ مصطفیٰ
چشمۂ آب بقا تسنیم و کوثر سلسبیل
رشحۂ لعل شکر خائے جنابِ مصطفیٰ
عارض حوران جنت کو نہ دیکھے آنکھ بھر
وائے حسن کف پائے جنابِ مصطفیٰ
آنکھ خورشید قیامت سے لڑائیں لا کہہ بار
عاشقان چشم رعنائے جنابِ مصطفیٰ
حور و غلمان بنکے اسکے تماشائی ہوئے
جو ہوا محو تجلائے جنابِ مصطفیٰ

گر جنون بھی ہو تو عشق احمد یکا ہو جنون | ہو اگر سودا تو سودائے جناب مصطفیٰ

رات دن ہے یہ دعائے کافیٔ شوریدہ حال
گر عطا یارب تولائے جناب مصطفیٰ

چمکا جہان مین جب مہ اقبال مصطفیٰ | ماہ سپہر ہو گیا پامال مصطفیٰ
اک زلزلہ سا کوشک کسریٰ مین پڑ گیا | چمکی جو برق شوکت اجلال مصطفیٰ
دعوی ہوا ہے کان جواہر کا گوش کو | سنکر حدیث لعل پُر افضال مصطفیٰ
بس آرزو یہی دل حسرت زدہ کی ہے | سنتا رہے شمایل احوال مصطفیٰ

کافی ہے اپنے واسطے گر منکر و نکیر
دکھلائین لا کے قبر مین تمثال مصطفیٰ

پیدا ہوے وقت سحر محمد مصطفیٰ | فخر ملک فخر بشر حضرت محمد مصطفیٰ
با جلوہ نور ضیا با شان اجلال الٰہ | پیدا ہوے والا گہر حضرت محمد مصطفیٰ
اس تہنیت کی دھوم تھی مشرق سے تا مغرب تلک | پیدا ہوے کیا نامور حضرت محمد مصطفیٰ
پیدا ہوے شاہ عرب شاہ عرب محبوب رب | با شان رحمت جلوہ گر حضرت محمد مصطفیٰ

کافی ہوے پیدا ابھی با صد ہزاران آگہی
برج رسالت کے قمر حضرت محمد مصطفیٰ

جس کو عیش سرمدی کونین مکان حاصل ہوا | اہل ایمان مین اسکا مرتبہ کامل ہوا
ہے وہی اہل جہان مین اہل دل اے دوستو | الفت خیر الوریٰ مین جو کوئی بیدل ہوا
مسکن حب رسول اللہ جس کا دل ہوا | ہے وہی عارف وہی کامل اور وہی واصل ہوا
حرز جان اپنے کیا اسم رسول اللہ کو | اسکے اوپر سے تمامی درد و غم زایل ہوا
یون ہوا وارد حدیث صاحب لولاک مین | جو مکان کوئی جہان مین قابل محفل ہوا
ہے سعید دو جہان وہ جو کوئی لیل و نہار | نعت اوصاف رسول اللہ کا شاغل ہوا

اور اہل بزم نے بھیجا وہاں مجھپر درود | نور رحمت اُن سبھوں کے حالکا شامل ہوا

نوح کی کشتی ہے حب اہلبیت مصطفے | ساحل مقصد پہ پہونچا اُسمیں جو داخل ہوا

رحمت عالم کا اے کافی وسیلہ جب کیا

حل وہ آسان واہ واہ کیا عقدہ مشکل ہوا

مجمع احمدی پڑھ نعت سنانے آیا | کفر کو توڑ کے سبھی دین بتانے آیا

نعت وہ چیز ہی رکھ گوش کو سنیو جانتے | فاسقوں کی تئیں ترتیب سکھانے آیا

سچ ہی فرمان نبی نے اجلو مشرک بیشک | اُن کو کر کے پسند مسلمان بنانے آیا

مشرکو غل نہ کرو آج بر آمد ہیں رسول | اور رہے راست دل جا لیجانے آیا

جنکے ظاہر ہے جہان معجزے اظہر واللہ | کر ثنا و اعظام اک دلکو لگانے آیا

مومنو مجمع غفار ہیں کیا روشن | ادب و تعظیم سکھا اور پڑھانے آیا

یا شہ ہر دو سرا اسم کو تو اقدام بتا

بندہ کافی بھی سر اپنا جھکانے آیا

ہے جو اس دل کا مدعا یارب | اپنی رحمت سے کر عطا یارب

بطفیل نبی رسول کریم | ہو اجابت میری دعا یارب

اب تو تشریح میں پڑا ہوں | ہوں مری مشکلیں روا یارب

اور یہ بھی تیرے جہان میں ہے | اب کفایت کی التجا یارب

یعنی نظم نسیم جنت میں | ہوگئی ہمہ کہیں خطا یارب

اپنے پیارے حبیب کے صدقے | اس خطا کو بھی بخشنا یارب

ہو نفس دردگار کافی ہو

نعت اوصاف مصطفے یارب

بال پر والے گئے اُڑ کر مدینہ کی قریب | میں پہنچتا کس طرح بے پر مدینہ کی قریب

ما شکستہ ناتوان بی توشہ راہ گم کردہ ام
آہ قسمت گر مرا تائید پر ہوتا نصیب
روضہ اقدس کو با چین ادب دیکھا کرون
اس دیار جان فزا مین کاش ہم پاتے وطن
میری جسم ناتوان کو بر سر سیل سرشک
جتنے ہین وہ ساکنان روضہ خلد برین
آہ دردا و دریغا حسرتا و احسرتا
وجد کی عالم مین جاتا لوٹتا آنکھون کے بل
سنتے جنات تجری تحتہا الانہار ہے

کاش پہونچا دی کوئی رہبر مدینہ کی قریب
مین پہنچتا اب تلک جا کر مدینہ کی قریب
دی مکان گر خالق اکبر مدینہ کی قریب
پھرتے رہتے روز و شب اکثر مدینہ کے قریب
تو جو پہونچے موج چشم تر مدینہ کے قریب
پھرتے رہتے ہین جو وہ اکثر مدینہ کے قریب
کاش کے میرا بھی گھر ہوتا مدینہ کی قریب
دیکھ کر وہ گنبد اخضر مدینہ کے قریب
ہے جو نہر صاحب کوثر مدینہ کے قریب

ایک دم کے دم مین گر چاہے خدائے روزگار
اُڑ کے پہونچے کافی مضطر مدینہ کے قریب

خدائی کے لائق سزاوار یارب
کرون کس سبب کا سہارا بھروسہ
تیری مرحمت کا ہزارون کروڑون
کرون کس زبان سے بھلا حمد تیرا
دل افسردہ تشنہ کام جان ہین ہم
عطا کر مری آرزوئے دلی کو
خبیر و علیم و سمیع اور ناظر
نہین تیری اوصاف کی حد و غایت
توئی منعم و معطی ہر عطا ہے
مجھے بخش دے اے بڑے رحم والے

سبھی جز و کل کا خبردار یارب
توئی خضر سب کا مددگار یارب
روان ہے یہان بحر زخار یارب
زبان مین نہین تاب گفتار یارب
زبان خشک ہون صورت خار یارب
تماشائے دلکی خبردار یارب
یہ سب وصف تیری نمودار یارب
کہانتک کرے کوئی اظہار یارب
کری جو دو بخشش بھی بسیار یارب
ترا نام ستار و غفار یارب

ترے در سے محروم جائے نہ کافی
نہین تجھ سوا اور دیار یارب +

لیلۃ القدر ہے یہان جلوہ نما آجکی رات
صبح عید ہے یہان پردہ کشا آجکی رات

شب قدر صبح عید کو یہان کیا رتبہ
ہے شب مولد محبوب خدا آجکی رات

گرم عشرت تہی ہم اہل زمین وحش وطیور
تہنیت گو تھے ہم اہل سما آجکی رات

ہی شگفتہ ہوائے طرب و عیش و سرور
غنچۂ خاطر ارباب ولا آجکی رات

انبیا شیوۂ تسلیم بجا لاتے ہین
مولد صاحب لولاک مین آ آجکی رات

دنگ ہی پیر فلک چشم کواکب حیران
جلوہ گستر ہی یہ کچھ نور ضیا آجکی رات

دست مشاطہ قدرت نے لیا اپنا تہام
دیکھ اُس عارض تابان کی ضیا آجکی رات

صورت سایۂ دیوار بزیر مولا
ہی شب قدر بھی سرگرم دعا آجکی رات

روئے پرنور پہ وہ گیسوئے مشکین کی بہار
ظلمت نور کا کیا رنگ اڑا آجکی رات

ہوگے موسیٰ سے ہم دست بغل و حدیثین
گر پڑے دیکھے جو مولا کی ضیا آجکی رات

روکش وادیٔ ایمن ہے زمین مولا
کون آتا ہے یہان پردہ جلا آجکی رات

بطفیل شب میلاد نبی اے کافی
کیجئے عرض دعا ہاتھ اوٹھا آجکی رات

تخت مولد پہ جس نے قدم آجکی رات
دوشش کعبہ نے لیا جسکا علم آجکی رات

تاج طٰہٰ بسر و تیغ فتحنا بہ کمال
آیا کس دہوم سے وہ شاہ امم آجکی رات

مولد صاحب لولاک مین ہین گرم طراز
انبیا حور و ملا آئے ہون ہم آجکی رات

آمد احمد مختار کی ہیبت سے اوٹھی
سر کے بل گر گئے عالم کے صنم آجکی رات

گر گئے تخت شیاطین و سلاطین زمین
اور کسریٰ کا ہوا قصر علم آجکی رات

کفر کا فتنہ کی جو دفتر ہین یہ دیکھا ہم
سجدہ شکر مین تھے لوح و قلم آجکی رات

بطفیلِ شبِ میلاد دعا کر کافی
جوشِ رحمت پہ ہے دریائے کرم آج کی رات

بروز جمعہ جو بہت درود و صلوات | نہووے کیونکہ اُسے نارِ دوزخی سے نجات
کہا خدا نے پڑھو مومنو نبی پر درود | بس اب ہمیں تو یہ درود درود ہے طاعات
گر آرزوئے قبولِ دعا ہو اے لوگو | بروز جمعہ پڑھو تم درود ہر اوقات
دعا کے ساتھ نہووے اگر درود شریف | نہووے حشر تلک بھی بر آمد حاجات
قبولیت ہے دعا کو درود کی باعث | یہی درود کی باعث کرامت برکات
درود جمعہ بلا واسطہ پہنچتا ہے | بگوشِ پاک جنابِ نبی ستودہ صفات

خدائے پاک سے یہ آرزو ہے کافی کی
درود سرورِ عالم کو پہنچے دنرات

سرت گردم بمیدانِ شفاعت | نظر فرما بخواہانِ شفاعت
جبینت مطلعِ خورشیدِ احسان | جمالِ ماہِ تابانِ شفاعت
سرافرازی بتاجِ عز و تمکین | سزاوار بایوانِ شفاعت
سحابِ رحمتِ بر فرقِ عالم | محیطِ مکرمت کانِ شفاعت
برای تشنگانِ روزِ محشر | وجودت ابرِ نیسانِ شفاعت
گرفتارم باسقامِ جرایم | علاجم کن بدرمانِ شفاعت
چہ بیم از آفتابِ روزِ محشر | بہ ظلِ مہرِ تابانِ شفاعت
گدایانِ درت را یاد آری | بروزِ حشر بر خوانِ شفاعت

بحالِ کافیٔ مسکین کرم کن
کہ شایانی بسامانِ شفاعت

وہ مہرِ پر ضیا مہرِ نبوت | وہ نورِ با صفا مہرِ نبوت

حبیبِ خاص اپنے مصطفےٰ کو
خدا کی عطا مہرِ نبوت

بجانِ بین دو شانہ تھی نمودار
بصد تزئین کیا مہرِ نبوت

نشانِ خاتم پیغمبران تھی
وہ مہرِ کبریا مہرِ نبوت

حروفِ کلمہ طیب تھے منقوش
منقش حبذا مہرِ نبوت

بہ زیرِ پیرہن حضرت نبی کی
رہی جلوہ نما مہرِ نبوت

سنی کافی نے جو اوصافِ خاتم
کہا صلِ علےٰ مہرِ نبوت

زیارت گاہِ عالم مکانِ مولدِ حضرت
شعارِ اہلِ ایمان ہے بیانِ مولدِ حضرت

مدینہ اور کعبہ میں ہمیشہ یہی چرچا ہے
ہوئی کیا خوب ثابت عز و شانِ مولدِ حضرت

ہوئی دریائے ساوا خشک فارس کی بجھی آتش
ہوا کیا کیا عیاں اعجازِ آنِ مولدِ حضرت

ملی ہے بولہب تک بھی خبر اشادیئی مولد کی
تمہیں کیا کچھ ملے گا دوستانِ مولدِ حضرت

عجب کیا ہے کہ پاویں اس خوشی میں جنت الماوا
سبھی میں اہلِ محفل شادمانِ مولدِ حضرت

یقین اہلِ عقیدت کو ہے ایسی ہی شہرت سے
رہے گا حشر تک باقی نشانِ مولدِ حضرت

ہوئی پیش تیرا سو پر میلادِ حضرت کو
وہی پر نور ہے اب تک مکانِ مولدِ حضرت

وہاں تک سائلِ امن و امان کا دخل رہتا ہے
جہاں رہتا ہے مذکور زبانِ مولدِ حضرت

ہوا فتوائے علمائے عرب سے مسئلہ ثابت
اٹھو تعظیم کو وقتِ بیانِ مولدِ حضرت

کہاں تک توصلہ لیگا جنابِ حق تعالیٰ سے
بشارت تجھکو ہو اے مدح خوانِ مولدِ حضرت

یہ از کحلِ جواہر ہے مری آنکھوں میں اے کافی
اگر مل جائے خاکِ آستانِ مولدِ حضرت

صلِ علیٰ نبی کا نورِ شبِ ولادت
تھا مخزنِ تجلی نورِ شبِ ولادت

مشرق سے تا مغرب گھر گھر ہوئی تجلی
ایسا چمک رہا تھا نورِ شبِ ولادت

موسیٰ بھی منتظر ہے اُس نور کی جھلک کے
افسوس پر نہ پایا نور شب ولادت

کسریٰ کے قصر پر تھا اک زلزلہ نازل
وہان برق بنکے چمکا نور شب ولادت

کونین ہے منور اُس نور کے سبب سے
ہے نور عالم آرا نور شب ولادت

بصرہ کے قصر دیکھے کچھ ایسے آمنہ نے
ایسا تھا جلوہ فرما نور شب ولادت

ادریس اور عیسیٰ ہے تھے مانگتے دعائین
ہم دیکھین مصطفے کا نور شب ولادت

فارس مین مدتون سے آتش جو شعلہ زن تھی
بجھ ہی گئی جو دیکھا نور شب ولادت

ہنگام ذکر مولد گر دل لگا کے دیکھو
کرتا ہے دلہ جلوہ نور شب ولادت

کاپا تھا لات و عزا اور سرنگون ہبل تھا
ہیبت یہ ساری لایا نور شب ولادت

جب مولد نبی کی پڑھتی رہی روایت
پیش نظر ہے گویا نور شب ولادت

یہ محفل نبی ہے مولود کی خوشی ہے
مومن کو ہے ہنسایا نور شب ولادت

انوار خیر و برکت آثار امن و راحت
دکھلا رہا ہے کیا کیا نور شب ولادت

انکار بزم مولد ہے جس کسیکا مذہب
ہے اُسکی جان پہ شعلہ نور شب ولادت

امداد روز بد مین تاریکئی لحد مین
کافیؔ کا ہے وسیلہ نور شب ولادت

پیدا ہوئے رسول خدا مومنو صلوات
اُس صاحب لولاک پہ ہر دم کہو صلوات

پیدا ہوئے وہ صاحب لولاک شاہ دین
کر عرض اُس جناب مین اور مدحکو صلوات

پیدا ہوئے وہ سید سادات مجتبے
ہے امر جنکے واسطے کہتے ہو صلوات

پیدا ہوئے وہ باعث ایجاد کائنات
حضرت کی جان پاک پہ اے دوستو صلوات

پیدا ہوئے وہ خاصہ درگاہ مصطفے
یارب تیری حبیب پہ ہر بار ہو صلوات

پیدا ہوئے وہ صاحب معراج معجزات
دن رات اُس جہانمین ہدیہ کرو صلوات

کافیؔ ہے حل مشکل دارین کے لئے
اُس نام پر مدام لکھو اور پڑھو صلوات

شان معراج ہے کیا جلوہ نما آجکی رات
دہوم ہے فرش سے تا عرش شب اسرا کی
تا شگفتہ ترے نالہ کو کرے غنچہ دہن
شب معراج کی وہ تیرہ شبی کا عالم
قاب قوسین بہی ہے قرب جناب نبوی
ہے جہان محفل معراج نبی کی ترتیب
صاحب کو شرطہ کے لئے ہے کیا کیا
حور و غلمان و ملائک تہی سبہی شوق کیساتھ
دیکہہ اُس محفل اقدس کی بہار ساماں
روضہ پاک پہ عید شب اسرا کی بہار
غیرت آتش گل جلوہ گری جہاڑ و کی

کیا لکھوں صل علی صل علی آجکی رات
تہنیت گو ہین ہم ارض و سما آجکی رات
گرم رفتار ہے گلشن ہین صبا آجکی رات
چشمہ خضر کا مقصود ہوا آجکی رات
خلوت خاص ہین پڑہتا ہی رہا آجکی رات
خود بدولت ہی وہان جلوہ فزا آجکی رات
حق تعالے کی عنایات و عطا آجکی رات
محو نظارہ محبوب خدا آجکی رات
یاد آتا ہے مدینہ کا سما آجکی رات
چشم مشتاق ہین ہے جلوہ نما آجکی رات
حبذا اسر و چراغان کی ضیا آجکی رات

جائین گی محفل معراج لیکر یار کافی
اُسکے مداح شفاعت کا صلہ آجکی رات

در د غم سے دل بھرا ہو جائی خالی الغیاث
ہے یہی مرہم مرا اس سینہ صد چاک کا
یا شفیع المذنبین یا رحمت اللعالمین
آجتک پیدا ہوا تم سا نہو یگا کبہی
یہ دل پژمردہ ہی مدت سی تاراج خزان
آرزو یہ ہے در دولت پہ تیرا تند

دیکہلوں گر روضہ عالیکی جالی الغیاث
ہے یہی کافی علاج اہا لی الغیاث
خاص محبوب خدا سلطان عالی الغیاث
آپ ہین سرور ریاض ہنبالی الغیاث
لطف سے بخشو بہار تازہ حالی الغیاث
ہو مجیا مدح خاک پاک یا ہمالی الغیاث

کوئی روکی یا اُٹہا دی در پہ اُٹہنیکا نہین
اب تو کافی ہی ترے در پر پڑا ہا لی الغیاث

ہے نور فشان طرفہ بہارِ شبِ معراج
خورشید تہا افشاندہ بہارِ شبِ معراج

فردوس مین اور نئے پہول کہلائے
جس وقت چلی بادِ بہارِ شبِ معراج

جولانگہِ افلاک بس شوکتِ شان سے
ہے گرمِ عنان شاہ سوارِ شبِ معراج

کیا رات تہی کیا رات تہی وہ عینِ تجلی
جس نور نہ تہا دود و بخارِ شبِ معراج

محبوبِ خدا تو چمنِ عرش برین تہا
جبریل نہو کیونکہ ہزارِ شبِ معراج

دوزخ سے ہوئی اُمتِ عاصی کی رہائی
کیا ہم کو ملا خوب ثمارِ شبِ معراج

کافی ہے مرے واسطے بخشش کا وسیلہ
مداحیِ سلطانُ یارِ شبِ معراج

جبریل کا کچھ بڑھ گیا رتبہ شبِ معراج
لینے کو جو حضرت کی وہ آیا شبِ معراج

کی شانہ کشی گیسوئے محبوبِ خدا مین
عمامہ کو سر پر یہ سجایا شبِ معراج

محبوب کی آمد کی فلک پر جو خوشی تہی
تہی حور و ملک سارے صف آرا شبِ معراج

رخسار لا آ کی کفِ پائے نبی سے
اسطرح سے حضرت کو جگایا شبِ معراج

پہنا ہی نتہا جس کو کسی نے کبہی آگے
وہ خلعتِ پر نور سجایا شبِ معراج

اللہ رے اُس حسنِ ملاحت کی تجلی
موسیٰ کو بہی غش دیکہکر آیا شبِ معراج

یوسف بہی گیا بہول صباحت کا وہ عالم
اس حُسنِ ملاحت کو جو دیکہا شبِ معراج

وہ چین جبین اور وہ چتونکی ادائین
مژگانِ صف آرا کا وہ جلوا شبِ معراج

انداز سیہ چشمی مین سرخی کی وہ ڈورے
ما زاغ کے سرمہ کا تجلی شبِ معراج

لعل لبِ جان بخش مین اعجاز کا جلوہ
تہا غیرتِ اعجاز مسیحا شبِ معراج

وہ حُسنِ تبسم مین بہار لب و دندان
وہ دوش پہ گیسو کا لہرنا شبِ معراج

ادہر نہ اٹہی ناز بہری آنکہ دگر
دکہلائے قیامت کا تماشا شبِ معراج

کہلایا جو اک جلوۂ حُسن قدِ بالا
تہا عالمِ بالا تہ و بالا شبِ معراج

کہدیتے اویس قرنی وہ بھی تو دیکھے
یہان جلوۂ دیدار ہی کیا کیا شب معراج

یوسف نبی نہ پایا نہ وہ یعقوب نے دیکھا
جو آپ کا تہا حسن سراپا شب معراج

دندان شکنی کیا کو کرے جانکو تصدق
کیا عاشق جانباز ہی ستوا شب معراج

اُس صاحب معراج کا مداح ہے کافیؔ
اللہ بھی مشتاق ہے جسکا شب معراج

شب ولادت ختم پیمبران ہے آج
شب ولادت سردار سروران ہے آج

شب ولادت مخدوم مرسلان ہے آج
شب ولادت مقصود کن مکان ہے آج

شب ولادت محبوب کبریائی ہے
شب ولادت ممدوح قدسیان ہے آج

حبیب خاص خدا کی ہے یہ شب میلاد
شب ولادت سلطان انس و جان ہے آج

وحوش و طیر ہے جس شب بہم نوید رسان
یہ وہ شب شرف افزائی ہر مکان ہے آج

یہ رات ہے شب میلاد رحمت عالم
تمام عالم امکان شادمان ہے آج

کیا ہے فصل بہاری نے ہر چمن میں ظہور
نسیم فیض سے ہر باغ گل فشان ہے آج

زمین مہبط نور سرور حسن شب
یہ وہ شب سبب عیش جاودان ہے آج

شب دوازدہم یہ ربیع الاول ہے
شب ولادت فخر جہانیان ہے آج

بفیض ذکر شب مولد رسول کریم
گہرفشان لب مداح ہر زبان ہے آج

ولادت نبوی کی خوشی مین اسے کافیؔ
ہر اہل محفل مولود درود خوان ہے آج

نبی کی ذات ہے کیا مظہر صلاح و فلاح
محیط فیض اتم مصدر صلاح و فلاح

گدا ہوا جو کوئی باب مصطفائی کا
ہے اُن کی زیر نگین کشور صلاح و فلاح

قبول حسن عمل کے لیئے درود شریف
عجیب طرح کا ہی زیور صلاح و فلاح

بیان نعت شریف جناب شاہ امم
زبان کی تیغ کا ہے جوہر صلاح و فلاح

بہار نعت مبارک کا میں ہوا غواص
یہی ہے میری لئے دفتر صلاح و فلاح

لکھا ہے مینے یہ دیوان بمدح ختم رسل
لگی ہی ہاتھ عجب گوہر صلاح و فلاح

کیا خدا نے جو کافی کو مدح خوان نبی
عطا کیا بخدا افسر صلاح و فلاح

رحمت عالم سے ہے ایوان جنت کا رسوخ
باعث خیر الوریٰ کی ہے شفاعت کا رسوخ

واسطے ذات مبارک صاحب لولاک کے
ہے عیان قصر سپہر کاخ جنت کا رسوخ

حق تعالیٰ نے دیا ہے خیر امت کا خطاب
ہو گیا حضرت کی باعث کیا اس امت کا رسوخ

انجم افلاک کی بنیاد بھی ہے بہر انہی
تھا یہی ختم رسالت کی رسالت کا رسوخ

مظہر فیض اتم ہے سرور عالم کی ذات
وہان شفاعت کا وسیلہ یہان ہے انکا رسوخ

مومنو ایمان کامل اونے حاصل کر لیا
جسکو حاصل ہو گیا انکی محبت کا رسوخ

ہر بلائے مبتلا کی دور ہونیکے لئے
ہم کو ہے کافی وسیلہ نعت حضرت کا رسوخ

رخ حبیب خدا ہی دو عالم آرا چاند
کہ جسکی نور سے روشن ہی ہر ستارا چاند

ظہور نور رسول خدا کی باعث سے
ہوا ہی مہر درخشان و آشکارا چاند

سپہر حسن پہ روی شریف کی آگے
سہا کی شکل ہے ادنی سا ایک تارا چاند

جبین کے نور پہ خورشید لاکھہ بار نثار
ہلال ناخن پائے نبی پہ وارا چاند

تجلی شب معراج کی نہ لایا تاب
فلک سی گر گیا اس رات مین کنارا چاند

بجز اشارۂ انگشت صاحب لولاک
دوبارہ پھر نہ فلک پر ہوا دوپارا چاند

پڑی ہی شرق سے تا غرب دھوم ای کافی
کہ آسمان پہ سوئے زمین اتارا چاند

بہار خلد سے ہے روئے محمد
شمیم جان فزا روئے محمد

سہی سرو ریاض ہمیشہ شالی
قد رعنائے دلجوئے محمدؐ

نہ دیکھا ہو زمین پر جس نے فردوس
وہ آکر دیکھ لے روئے محمدؐ

کوئی پیدا ہوا ایسا نہ ہوگا
عدیم المثل ہے روئے محمدؐ

ہمیں ہے وہ جگہ محراب طاعت
جہاں ہے ذکر ابروئے محمدؐ

دل وحشی ہے زنجیریں تڑاتا
بشوق یاد گیسوئے محمدؐ

بس اب کافیؔ ہے آگے جائے ادب
کہاں تو اور کہاں روئے محمد

نام حضرت پہ لاکھ بار درود
سبے عدد اور بیشمار درود

ہم کو پڑھنا خدا نصیب کرے
دمبدم اور بار بار درود

کون جانے درود کی قیمت
ہے عجب دُرِّ شاہوار درود

مومنو آپ پر پڑھے جاؤ
با ادب اور باوقار درود

تا بکے عشق گل میں نوحہ گری
گل سے بہتر ہے ای ہزار درود

جائے مرہم ہے دل فگار ونکا
راحت جان بیقرار درود

نزع میں گور میں قیامت میں
ہر جگہ یار غمگسار درود

جو محب نبیؐ ہے اے کافیؔ
چاہیئے اس کو بار بار درود

عاصیو جرم کی دوا ہی درود
کیا دوا ہیں کیمیا ہی درود

سب عبادات میں ہے شمول ریا
پر عبادات بیریا ہے درود

ایک ساعت میں عمر بھر کے گناہ
کرتا معدوم اور فنا ہے درود

حشر کی تیرہ گی سیاہی میں
نور ہے شمع پرضیا ہے درود

چھوڑو مت درود کو کافیؔ
راہِ جنت کا رہنما ہے درود

کیا کروں لیکے ہزاران جہان کا تعویذ
سچ تو یہ ہے کہ زبان بندی اعدا کے لئے
بہر رفع مرض و زحمت و رنج و کلفت
تم پڑھو صاحب لولاک پہ کثرت سے درود

نام حضرت ہے مجھے حفظ و امان کا تعویذ
ہو گیا وصف نبی مری زبان کا تعویذ
ڈھونڈھتے پھرتے ہیں وہ لوگ کہاں کا تعویذ
ہے عجب درد نہان اور عیان کا تعویذ

بخدا ہمکو بجز ورد درود و صلوات
کوئی کافی نہ ملا راحت جان کا تعویذ

سنا جب بست غیر آیا وہان چاک گریبان پر
یہ کس کے مسکرانیکا تصور دل میں آیا تھا
تکلف برطرف یہ تیری دیوانہ کا عالم ہے
دکھائی تیرہ بختی نے نہایت ظلمت فرقت

نظر یہان غیرت الفت نبی کی تاراج امان پر
کہ بجلی نور کی ساری رات بھر گرتی رہی جان پر
کہ جاتا وجد کے عالم میں ہی خار بیابان پر
نظر کر اب تو وہ رشک قمر شام غریبان پر

قفس میں ہم اسیروں کا یقین ہاں ہے اے کافی
کھلا ہے دیدۂ امید اب تک لطف یزدان پر

ہو سکے کس سے بیان آپ کی شان اعجاز
نرگس گلشن مازاغ ہے وہ چشم شریف
ماہ کیا حشر کا خورشید کریں ٹکڑے
تھا جو گلدستۂ گلزار تجلی وہ قد
بحر اعجاز تماشے حرکات و سکنات
پشت آہو پہ پھرا تو اٹھی اس سے شمیم
سور میں گم شدہ صدیقہ نے پائے اپنے
پائے اقدس کا نشان حشر تلک باقی ہے
ہے شفا بخش مریضان جہان اے کافی

کیا کہوں شان سراپا ہے وہ آن اعجاز
موئے مژگان مبارک رگ جان اعجاز
آئین گر بر سر اعجاز بیان اعجاز
سایہ سے دور رہا سرو روان اعجاز
ذات محبوب خدا مخزن کان اعجاز
دست حضرت تھا عجب مشک فشان اعجاز
کھل گیا کچھ یہ تبسم جو دہان اعجاز
جس جگہ سنگ پہ ہے پشت نشان اعجاز
لب اعجاز کا وہ آب دہان اعجاز

دل مشتاق کی ہے آرزو بس — کہ ان قدموں پہ دیجے جان تو بس
تڑپنا لوٹنا اس خاک در پر — یہی حسرت یہی ہے آرزو بس
ملے گر خاک صحرائے مدینہ — دل صد چاک ہو جائے رفو بس
کسی ڈھب ہو رسائی اس گلی تک — یہی کوشش یہی ہے جستجو بس

تمامی ہمصفیر منزل کو پہونچے
فقط پہونچا نہ کافی آہ تو بس

گل سے کچھ الفت نہ مجکو گلستاں سے اختصاص — ہے مگر مدح شفیع عاصیاں سے اختصاص
جو ہوا مشغول اوصاف جناب مصطفے — اسکو حاصل ہو گیا اہل جناں سے اختصاص
ہو نہ کیوں خوشہ چین خرمن مدح پیمبر لطف — ہے مدیح خاتم پیغمبراں سے اختصاص
تجربہ کی بات ہے جسنے کیا ورد درود — اس نے حاصل کر لیا امن و اماں سے اختصاص

کب تلک شوق رہا سہم رحل مدینہ کیطرف
یہاں کی الفت چھوڑ کافی گر وہاں سے اختصاص

رسول مجتبے ہیں صاحب حوض — حبیب کبریا ہیں صاحب حوض
وہ کیسا حوض جس کا نام کوثر — کہ جسکے مصطفے ہیں صاحب حوض
مقام شکر ہے ای خیر امت — ہمارے رہنما ہیں صاحب حوض
برای تشنگان روز محشر — بنے شکر خدا ہیں صاحب حوض
ادھر ہے شعلہ زن دوزخ تو کیا ہے — ادھر بحر عطا ہیں صاحب حوض
نہ آنے دینگے ہمپر یار دوزخ — برائے اتقیا ہیں صاحب حوض

تمامی درد و رنج و غم میں کافی
ہماری تو دوا ہیں صاحب حوض

جب تلک باہم ہو یارب جسم و جاں کا ارتباط — نعت حضرت میں ہو میری زباں کا ارتباط

صاحب لولاک کو پیدا نہ کرتا گر خدا
خوش نہین آتا ہے کوئی شعر اب اسکی سوا
صدمۂ فرقت مین کب تک دیکھیے [illegible]

کاہیکو ہوتا زمین و آسمان کا ارتباط
ہو گیا مدح نبی مین مدح خوان کا ارتباط
نالۂ شبگیر سے آہ و فغا ںکا ارتباط

چل مدینہ سے طیبا کو چھوڑ کر شہر وطن
اس مرادآباد سے کاشفے کہا انکا ارتباط

سنا ہی جب سے اسم حضرت خیر الوریٰ شافع
سناتا ہون یہ مژدہ مین تو اہل کبائر کو
دکھایا تمنے جس کو گور مین دیدار ای سرور
پڑھے جاؤ درود اُس رحمت عالم پہ ای لوگو

مقام فخر ہم کو مل گیا ہی کیا بڑا شافع
کہ ہین ہم سب کے محشر مین حبیب کبریا شافع
بچاؤ قبر کی ظلمت سی اے بدر الدجیٰ شافع
کہ جنکا نام احمد ہے محمد مصطفیٰ شافع

ہوا ثابت یہ نص لو یہ بعکس سرا سے کاشفے
کہ مقبول شفاعت ہین وہ محبوب خدا شافع

نور ایمان ہو ادرود شریف
جسنے حب دلی سے ہو ثابت
پالاد و نو جہان مین وہ دولت
تا تو ایسا ہوا نہ ہووے گا۔
دوستو ہو گا سب مین وہ غالب
گرچہ عاصی سے کچھ نہین طاعت

در افشان ہوا درود شریف
باوضو ہو پڑہا درود شریف
اُس کا شافی ہوا درود شریف
اُس کا ہادی ہوا درود شریف
جس سے راضی رہا درود شریف
لیک حامی ہوا درود شریف۔

ہو رضا جس مین ہو خدا راضی
ہم کو کاشفے ہوا درود شریف

ہر مرض کی دوا درود شریف
ورد جسنے کیا درود شریف

دافع ہر بلا درود شریف
اور دل سے پڑھا درود شریف

حاجتیں سب روا ہوئیں اسکی — ہی عجب کیمیا درود شریف

آفتاب سپہر ایمان ہے — گوہر پر ضیا درود شریف

آپ کے ساتھ حشر میں ہوگا — جسنے اکثر پڑھا درود شریف

جو محب جناب احمدؐ ہے — اسکا مونس ہوا درود شریف

اے صبا تو ہی جا کے پہنچا دے — بر در مصطفیٰ درود شریف

توشۂ راہ آخرت کیجے۔
کافی بے نوا درود شریف۔

صلِّ علیٰ کرامت پیراہن شریف — کیا تازہ تر ہے صورت پیراہن شریف

کون و مکان کا جس سے معطر دماغ ہے — وہ جان فزا ہے نکہت پیراہن شریف

ملبوس خاص حضرت خیر الوریٰ کا ہے — کر لیجئے زیارت پیراہن شریف

ہے صاحب لباس سی عزت لباس کی — راحت ہے ہم کو عزت پیراہن شریف

ہے یہ مقام مرجع قدوسیان مدام — ہے جس جگہہ اقامت پیراہن شریف

ملبوس خاص آج تلک مندرس نہیں — ہے یہ دلیل صحبت پیراہن شریف۔

در پردہ ہے یہ رویت لباس ہے — اہل یقین کو رویت پیراہن شریف

لازم ہے بلکہ واجب آفات مومنو۔ — خدمت باہل خدمت پیراہن شریف

کافی کی ہی دعائی دلی مستجاب ہو
یارب طفیل برکت پیراہن شریف

مجکو تڑپاتا ہے بڑا ہی مدینہ کا فراق — ہر سحر ہر شام روز و شب مدینہ کا فراق

مغنے پرواز ہے افسوس بے بال و پری — ورنہ مرغ دل اوٹھاتا کب مدینہ کا فراق

آہ تڑپاتا ہے شکل طائر بے بال و پر — شعلہ زن ہوتا ہے دلمیں جب مدینہ کا فراق

یا غیاث المستغیثین رحمت اللعالمین — ہو مبدل وصل سے یارب مدینہ کا فراق

گرچہ ہون اکثر غم رنج والم کا مبتلا | ہے مگر ہر درد سے اغلب مدینہ کا فراق
یا الٰہی زندگی مین ہے جو یہ سینہ کا داغ | گو مین بھی ہو چراغ شب مدینہ کا فراق

گر میری مشکل کو آسان ہی کریم کارساز
ہے ملائے جان کافیؔ اب مدینہ کا فراق

ہے آیت رفعت ورفعنا لک ذکرک | یا رایت شہرت ورفعنا لک ذکرک
اللہ نے بخشا ہی حبیب اپنے نبیؐ کو | کیا خلعت وشوکت ورفعنا لک ذکرک
وہ صاحب لولاک نبیؐ ختم رسلؐ کی | ہی نوبت ودولت ورفعنا لک ذکرک
منشور رسالت پہ شہنشاہ امم کی | طغرا ہے یہ آیت ورفعنا لک ذکرک
اللہ کے محبوب نے کس دہوم سے پایا | یہ منصب وعزت ورفعنا لک ذکرک
ہے شمع فروز بشر جن وملائک۔ | تا روز قیامت ورفعنا لک ذکرک
ہے رایت جان قوت روان اہل ولا کو | گل بانگ بشارت ورفعنا لک ذکرک
اُس صاحب شمشیر وعلم تاج لوا کا | ہے نغمۂ رایت ورفعنا لک ذکرک
لکھتے ہین ملایک وہ محمدؐ ہے محمدؐ | ہے جنکی تلاوت ورفعنا لک ذکرک
کیونکر نہ کرون نام محمدؐ کا وظیفہ | ہے گرم اشارت ورفعنا لک ذکرک

وہ ذاکر مداح نبیؐ واسطے تیرے
کافیؔ ہے یہ حجت ورفعنا لک ذکرک

کلمہ گو یون کو ہوی کیا ہی بشاشت حاصل | اور اس مژدہ جان بخش سے فرحت حاصل
کیا شرف کلمۂ طیب کو خدا نے بخشا۔ | صدق دل سے جو پڑہے ہو اُسے دولت حاصل
مومنو روضۂ رضوانکی اگر خواہش ہے | ورد کلمہ سے کرو خلد کی نعمت حاصل
ذکر کلمہ کا عجب فیض ہے سبحان اللہ | جس سے ہوتی ہے دل و دین کو قوت حاصل
اور سیراب ابد کام دہان مومن۔ | عقل کو نور ضیاء روح کو راحت حاصل

منکر کلمہ طیب کے لئے دوزخ ہے | جو مقر ہے اُسے فردوس کی حشمت حاصل

اپنے محسن شہ لولاک کے صدقے کافی
جس کی باعث سے ہوی دین کی دولت حاصل

ہوئے پیدا رُخ تنویر عالم
ہوئے پیدا وگر پیدا نہوتے
فیوض خیر مقدم سے نبیؐ کے
ہوئے پیدا وہ جنکے واسطے سے
ہوئے پیدا کلید گنج رحمت
سلیمان کے لئے بخشا خدا نے
برائے نظم احکام شریعت
یہ طول نعت وصف شاہ لولاک

محمد صاحب توقیر عالم
نہوتی مطلق تعمیر عالم
کچھ اور ہی ہوگئی تاثیر عالم
کھنچا تھا خاکہ تصویر عالم
جناب مصطفےٰ اکسیر عالم
برائے چند داروگیر عالم
انھیں دی حشر مین جاگیر عالم
بہت کوتاہ ہے تقریر عالم

نگاہ عین رحمت یا نبی ہو
بحال کافی دلگیر عالم

شب ولادت حضرت مین تھی خوشی کی دہوم
پڑا تھا عالم ملکوت مین خوشی کا جوش
وحوش و طیر و ملک گرم تہنیت تھے ہم
ہر ایک غنچہ گل پر تھا جوش حسن بہا
ظہور نور تجلی شب ولادت مین ۔
یہ شُغلے آمد انوار حسن مصطفوی ۔
ازل سے تا بہ ابد اور زمین پہ تا بفلک
کرے زمین مدا ین پہ کنگرے اُس کے

تمام خلق مین تھی مولد نبیؐ کی دہوم
ملائکون مین بہم تھی مبارکی کی دہوم
جہاڑ کوہ و بیابان مین تھی اُسکی دہوم ۔
چمن چمن مین تھی شادی و خرمی کی دہوم
اُٹھا رہا تھا یہ عالم مین روشنی کی دہوم
فلک سپہر مین ہے خورشید خاوری کی دہوم
ہے اُس جناب کی ختم پیمبری کی دہوم
پڑے تباہی پہ ایوان کسرویکی دہوم

خزان رسیدہ جو تہے برگ تہے وہان اشجار
تہے جب تلک بجہان لا الہ الا اللہ ۔
زبان حال سے تہی اونپہ تازگی کی دہوم
اوسی کے سات تہی نام محمدی کی دہوم

جو دہوم دہام ہے حضرت کی نام کی کافی
جہان مین ایسی ہوی ہی نہین کسیکی دہوم

السلام ای بطفیل تو بہار عالم
السلام ایکہ ز فیض شرف مقدم تو
السلام ایکہ زمین برکات ذاتت
گر نبود بجہان جلوہ شاہ لولاک
گشت ویرانہ گیتی ز قدومت گلشن
ہست ذاتت بیقین رحمت عالم شاہا

جلوہ شام و سحر نقش نگار عالم
سرمہ چشم ملک گشت غبار عالم
ہست پیدا ہمہ تسکین و قرار عالم
روئی خورشید ندیدی شب تار عالم
ہست آباد ز فیض تو بہار عالم
چون نباشد بدریا کہ تو بار عالم

کافی تشنہ لب از لطف تو خواہد آبے
اے زابر کرمت تازہ بہار عالم +

ہوے تو حبیب رحمان خدا کا اونپر درود دایم
کہین بہم ہو کی جن و انسان خدا کا اونپر درود دایم
ہوے تولد حبیب رحمت ہے جنکا اونے سا باغ جنت
اوسیکے باعث ریاض رضوان خدا کا اونپر درود دایم
ہوے تولد نبی اکرم مقیم رحمان عرش اعظم
انہین سے روشن سپہر عرفان خدا کا اونپر درود دایم
ہوے تولد وہ خاصہ حق ہوا جہان پر ضیا و رونق
ہین مظہر نور فیض یزدان خدا کا اونپر درود دایم

ہوئے تولد حبیب اعلیٰ ہوئے تولد صفی اصفا
شفیع و ملجائے اہل عرفان خدا کا اُونپر درود دایم

ہوئے تولد شفیع محشر ہوئے تولد قسیم کوثر
ہوئے شگفتہ ریاض رضوان خدا کا اُونپر درود دایم

ہوئے تو وہ خیر مقدم یقین مطیب بدل مکرم
یہ دور کافیؔ ہی نور ایمان خدا کا اُونپر درود دایم

عرش برین ایوان محمد صل اللہ علیہ وسلم
وہ محبوب حبیب ہی ہژدہ ہزار عالم کا سبب ہے
وہ سلطان ہی تمام رسل کا مولا ہادی جزو کل
با ہمہ وسعت روضہ جنت ہی ایک ادنیٰ محفل حضرت
ہین وہ شفیع روز محشر ہین وہ قسیم حوض کوثر
باعث حسن جن و بشر ہے موجب نور شمس و قمر ہی
آدم و سلیمان و موسیٰ اور فلک چوتھی پر عیسیٰ
آپ کفیل کار کرامت آپ شفیع روز قیامت
جن و بشر مین سب دنیا مین حور و ملک سب اہل سماء مین
مظہر رحمت مصدر رافت مخزن شفقت عین عنایت
رحمت عالم اسکا لقب ہی خلعت آدم کا وہ سبب ہے
جان مری کیا جان جہان کی اور بہار باغ جنان کی
غرق معاصی مرے عاصی چاہتے ہو گر اپنی خلاصی

خلد سرا بستان محمد صل اللہ علیہ وسلم
سبحان اللہ شان محمد صل اللہ علیہ وسلم
رحمت حق بر جان محمد صل اللہ علیہ وسلم
ہین بیحد سامان محمد صل اللہ علیہ وسلم
سب کچھ ہی شایان محمد صل اللہ علیہ وسلم
مہر رخ تابان محمد صل اللہ علیہ وسلم
ہین مہمان خوان محمد صل اللہ علیہ وسلم
ہین بیحد احسان محمد صل اللہ علیہ وسلم
جاری ہین فیضان محمد صل اللہ علیہ وسلم
ذات محمد جان محمد صل اللہ علیہ وسلم
ہے کیا عالی شان محمد صل اللہ علیہ وسلم
کیجئے سب قربان محمد صل اللہ علیہ وسلم
چھوڑ یو مت دامان محمد صل اللہ علیہ وسلم

بہر شفاعت درد و مصیبت اور بلائی رنج و فلاکت
کافیؔ سے ہے دامان محمد صل اللہ علیہ وسلم

خاص محبوب خدا ختم رسالت پہ سلام
عین رحمت شافع روز قیامت پر سلام

ہے جبین عالم ارواح محفوظ شریف
پرضیا پرنور سیمائی سیادت پر سلام

حبذا اصل علی چین جبین با صفا
نور کی دریائے امواج لطافت پر سلام

چشم پر ابرو بعینہ مد ہے سورۂ صاد کا
دونو ابروئے مبارک کی شہادت پر سلام

وصف جن انکھونکا قول اکحل العین ہے
اس مکحل نرگس باغ نزاہت پر سلام

میم مازاغ البصر ہے مردم چشم شریف
اس سویدائے دل عین بصارت پر سلام

مصحف رخسار حضرت مظہر انوار غیب
روئے اقدس مطلع صبح صداقت پر سلام

اُس لب جان بخش کی حسن تبسم پر درود
اُس لب دندان کی لمعان و براقت پر سلام

واہ کیا انگلی سے قرص ماہ دو ٹکڑے کیا
آپکی اعجاز انگشت شہادت پر سلام

حبذا حسن سراپائے جناب مصطفٰے
اُس ملاحت اُس صباحت اُس وجاہت پر سلام

عرض کیجے **کافی** مشتاق ہر لیل و نہار
صاحب لولاک سلطان شفاعت پر سلام

سید کائنات خیر الانام
اُن کے اوپر ہزار بار سلام

طاق ایوان آفرینش کا
ہو انہیں کے سبب قیام و نظام

بے نظیر و جہان بحسن جمال
بے مثال بشر بہ خاص و عام

کیا لکھوں نعت صاحب لولاک
عقل و دانش ہے قاصر و ناکام

عین ایمان ہے آپ کی الفت
ہے یہی دین اور یہی اسلام

ذات پاک شفیع محشر کا
ہو وسیلہ ہمیں بروز قیام

بہ جناب نبی حبیب خدا
ہدیۂ رحمت و درود و سلام

کشتۂ شوق **کافی** مشتاق
بھیج لیل و نہار صبح و شام

یا نبی تم پہ بار بار سلام
سب بے عدد اور بے شمار سلام

روز اول سے لیکے تا بہ ابد
آپ پر روز سو ہزار سلام

شب معراج مین خدا نے کیا
اپنے محبوب پر نثار سلام

یہ بھی تھوڑا ہے آپکے خاطر
بھیجے گر کروڑ بار سلام

عترت اہل بیت پر صلواۃ
ہدیہ روح چار یار سلام

عرض کرتا ہے یا رسول اللہ
کافی خستہ و نزار سلام

لب جان بخش کے جواب کا کافی
مجہہ سے عاصی کو انتظار سلام

السلام انجم در و رسالت السلام
السلام ای مطلع انوار رحمت السلام

السلام اے ماہ کامل بر سپہر اصطفا
السلام ای مہر رخشان جلالت السلام

السلام اے پیشوائے جادۂ صدق و صفا
السلام ای ہادی راہ ہدایت السلام

السلام اے جوہر آئینۂ خلق عظیم
السلام ای گوہر بحر فتوت السلام

السلام اے خسرو اقلیم اعطا و سخا
شہریار کشور آبا و شفاعت السلام

السلام اے مردم عین حیا و مردمی
دیدۂ احسان را عین بصیرت السلام

السلام اے مخزن الطاف و افضال و کرم
مصدر اعطا و ابذال عنایت السلام

سید سادات و فخر انبیا ختم رسل
سرور کونین و سلطان رسالت السلام

اے فروغ عارضت معنی طٰہٰ آشکار
وے حبیب مظہر نور ہدایت السلام

قاصرم از شرح حرف از کتاب حسن تو
گر بگویم یا نویسم تا قیامت السلام

بر امید یک جواب از لعل بخشائے تو
صد ہزاران جان مشتاقان کافیت السلام

اے جناب اہل بیت سید کون و مکان
مہبط آثار تطہیر و طہارت السلام

السلام اے چار یار با صفا ارکان دین
مجمع جود و حیا صدق عدالت السلام

بندۂ کاسف بخدام جناب مصطفی
میکند معروضہ ہر ساعت بساعت السلام

ہوئے پیدا سپہر آفرینش کے مہ تابان
کہ روشن ہو گیا جنکے سبب سے عالم امکان

ہوئے پیدا جناب خاصۂ درگاہ ربانی
نبی صاحب برہان رسول صاحب قرآن

ہوئے وہ صاحب لولاک پیدا جنکی باعث سے
فروغ انجم اختر بہار روضۂ رضوان

ہوئے پیدا رسول حق حبیب خالق مطلق
کہ جس کے حب الفت ہی بہار گلشن ایمان

جناب رحمت عالم کی کیا ہے ذات اے کافی
جناب خلق سے کے لائق جمال حسن کے شایان

جس کو کچھ حب مصطفی ہی نہین
اس کے ایمان کا پتا ہی نہین

جو نہین تابع رسول اللہ ۔
تابع امر کبریا ہی نہین ۔

ہے وہ یکتائے عالم ایجاد
اسکا ثانی کوئی ہوا ہی نہین

بجز رہ رسم دین مصطفوی
دوسرا مسکن صفا ہی نہین

شب معراج مین کہان پہونچے
اس جگہ گفتگو کی جا ہی نہین

ایخدائے کریم تیرے سواء
دوسرا اعطی وعطا ہی نہین

کر عطا میرے مطلب دل کو
تجھسے مطلب کوئی چھپا ہی نہین

جز ترے آستان رحمت کے
اہل حاجت کی التجا ہی نہین ۔

اب تو غیر از زیارت نبوی
اور کافی کا مدعا ہی نہین ۔

مژدہ باد اے عاشقان خد وخال حور عین
طالبان جنت حسن و جمال حور عین ۔

سید کونین پر بھیجا کرو اکثر درود ۔
ہے اگر منظور جنت مین وصال حور عین

کیا فضیلت ہے درود پاک کی صلی علی
حق تعالی تمکو بخشیگا جمال حور عین ۔

جلوہ انگشت سے عالم کو دیوانہ کرین — حبذا ناز و ادائے غنچہ لال حور عین
خامہ شوریدہ سر کب تک لکھی جاویگا تو — وصف خال حور عین و وصف خال حور عین
وصف اسکا کیجئے جسکے سبب حاصل ہوا — یہ جمال حور عین و یہہ کمال حور عین
حبذا نام خدا اصل علے صل علے — روئے پاک مصطفے رشک جمال حور عین
آفتاب حسن محبوب خدا کے سامنے — ایک ذرہ ہی ہے سب حسن و جمال حور عین
عکس نور مصطفائی سے ہوا آراستہ — باغ رضوان قصر جنت خد و خال حور عین

جس کسیکو ہو زیارت صاحب لولاک کی
وہ نہ لاویگا کبھی کافی خیال حور عین

السلام ای شہ لولاک حبیب یزدان — السلام ای انجمن حسن ریاض احسان
السلام اے شرف و عزت نوع انسان — السلام اے سبب موجب ایجاد جہان
السلام اے زگلستان بہار روئیت — ہست برگ گل خوش رنگ ریاض رضوان
السلام اے مہ کامل بہ سپہر ارشاد — جلوہ آیت رحمت زکلامت تابان
السلام اے برخ تو مہر سپہر اجلال — از لب لعل تو صد چشمہ کوثر جوشان
السلام اے شرف حسن و جمال خوبی — لمعہ عکس رخت خوبی ماہ کنعان
ای شہنشاہ رسل بر در قصر جاہت — باہمہ عزت و اقبال سلیمان زمان
رفعت ذکر تو خورشید جہان شہرت — عظمت خلق تو ثابت زنصوص قرآن
ایکہ دریوزہ گرانند زبحر کرمت — منبع و معدن و ہم قلزم و ابر نیسان

گر نگاہے بکنی گاہ زعین اعجاز
مشکل کافی دلریش نگردد آسان

اُمید بوسہ پائے نبی مین — رہی کیا کیا یہ حسرت اپنی جی مین
بجائے نقش پا مین کاش ہوتا — یہی کہتا ہون ہر دم بیکلی مین

رسول اللہ کے الطاف و اخلاق
پڑہے ہے جیسے کتاب ترمذی مین

ہوا ثابت نہ ہوگا مثل اُن کے
ملک جن و بشر حور و پری مین

رُلاتی ہے اُسے شوق رہائی
تڑپتا ہے امید مخلصی مین

نکلتے ہین تمامی حسرت دل
اگر مر جائین ہم اُنکی گلی مین

سناتا تہا ماجراے شعلہ طور
دکہایا اُسنے یہ عالم ہنسی مین

قد عالم کی کچہہ نسبت نہ پاوے
صنوبر سرو شمشاد و سہی مین

کہون کیا حال کافیؔ ہم صفیرو
پہنسا ہون جب سے دام بیکسی مین

نبی مکرم سُنے امین ہین۔
شفیع الورا خاتم المرسلین ہین

وہ ایسے نبی ہین کہ جنکی سبب سے
زمین و زمان اور مکان و مکین ہین

وہ ہین بحر زخار احسان رحمت
وہ سب خلق کی بہتر و برگزین ہین

اس عالم مین غمخوار ہم عاصیونکا
بروز جزا شافع المذنبین ہین

سلام صلوۃ درود و تحیت
اُنہین کیلئے ہدیہ دائمین ہین

مدارج مراتب جو اُن کو ملے ہین
کسی دوسرے کو نہین مین یقین ہین

بلا ہم کو کیا خوب کافیؔ وسیلہ
ہمارے نبی رحمت العالمین ہین

جس کے باعث ہوی جہان روشن
اور خورشید و آسمان روشن

مشرق و مغرب و جنوب و شمال
دین احمد سے ہر مکان روشن

خوبی حسن مصطفائی سے
حسن خوبی کا گلستان روشن

ہے فروغ جمال احمد سے
تخم ہستی کا تا ابد ان روشن

شب اسرا ہین اُنکے قدمونسے
ہوگیا گلشن جہان روشن

ہین وہ شرع شریعت نبوی
نعت اوصاف مصطفےٰ مین ہے

جس سے ہے بزم انس و جان روشن
یا الٰہی میری زبان روشن

بحر دیگر مین لکھہ غزل کافی
ہووے تا روح اور روان روشن

جدہر کو رونق افزا وہ بہار باغ رضوان ہو — تمامی کوچہ و بازار نکہت سے گلستان ہو
سواری جسطرف اُس شکرین گفتار کی گذری ہو — تو اُس صحرا کا ریگستان تمامی شکرستان ہو
پڑی پرتو جدہر کو لعل لب پر دُرّ دندان کا — وہانکے سنگریزوں سے ہویدا دُرّ مرجان ہو
اگر وہ کھولدے گیسوئے مشکین کو شب مین — یکایک اختر بخت شب یلدا درخشان ہو
کوئی گل باغ امکان مین کھلا ہی اور نہ ہوا پیدا — کہ جسکے واسطے پیدا بہار باغ امکان ہو
حسینان و جمیلان جہان نے انکو کیا نسبت — کہ جنکی حسن کا ادنےٰ سا پرتو ماہ کنعان ہو
ہلال ناخن انگشت والا کی اشارے سے — عجب کیا ہے کہ دو ٹکڑے نہ قرص ماہ کنعان ہو
اگر دوش صبا پر تہا روان تخت سلیمانی — براق رحمت عالم فلک پر گرم جولان ہو
کلیم اللہ کا معراج کوہ طور پر ہووے — رسول اللہ کا معراج فرش عرش سبحان ہو
وسیلہ جو کرے حضرت کا درگاہ الٰہی مین — اگر کیسی ہی مشکل سخت تر ہو سہل آسان ہو
مدینہ کیطرف پہونچون تو پہونچون مقصد دلکو — حصول راحت جان فروغ دین ایمان ہو
اسیر دام حرمان ہون کمند یاس کا قیدی — میری اللہ میرے مشکل کشا دشوار آسان ہو
الٰہی یا الٰہی یا اللہ العالمین یا رب — میرے حال پریشان پر عنایات فراوان ہو
دکھادے بلدہ طیبہ دکھادے روضہ اقدس — دکھادے گنبد اخضر کہ تسکین دل و جان ہو

دکھادے وہ بھی دن یارب کہ حاضر ہوکے کافی
جناب مصطفےٰ کے آستانہ پر غزلخوان ہو

رسول مصطفےٰ تم ہو نبی جن و انسان ہو — کریم جود عالم ہو شفیق دردمندان ہو

سپہر عظمت اخلاق کے ہو نیر اعظم
شفیع روز محشر ہو قسیم حوض کوثر ہو
سزاوار خطاب رحمۃ اللعالمین ہو تم
وانگشت شہادت آپ کی بہی بار رسول اللہ
اگر انگشت والا سے اشارہ ایک ہو جائے تو ہے
قدوم عرش منزل رونق افزا جس زمین پر ہو
میرے سر پر گرا ہے کوہ غم اے رحمت عالم
اگر ٹھکرائیے پائے مبارک کی اشارے سے
عجب کچھ اضطراب دل ہے حیرت میں ہون تنہا

سحاب رحمت حق ہو مجسم نور رحمان ہو
محیط مرحمت ہو مطلع انوار احسان ہو
بانگشت شہادت خاتم ختم رسولان ہو
کہ جسکی ایمان سے دو پارہ ماہ تابان ہے
مری ہر عقدہ مشکل کا کہلنا سہل آسان ہو
پگہل کر موم ہو کیسا ہی سنگ سخت تر وہان ہو
نہ برابر غم فریاد کرتا ہون پریشان ہو
ابہی راہ عدم کو کوہ قاف غم گریزان ہو
شفیق بیکسان میری بہی درد و انکا درمان ہو

سر کافی فدائے خاکپائے اطہر اقدس
دل جان کفایت تسبہ لاکہون بار قربان ہے

ہے جو یہ چند اصلو علیہ وسلمو
حق تعالی کیطرف سے امر اسقدر ہے
رحمت اللہ ہی مصروف صلوٰۃ اسکا ہمیشہ ہے
بعد ازان باعث رحمت خالق معبود ہے
کیا ہی منشور تعظیم کمال شان ہے
فرض ہے حضرت نبی پر بہیجنا صلوٰۃ انکا
ہو منو حکم خداوند جہان لاؤ بجا
ہے بخیل رحمت جو شخص کہتا ہی نہیں
ہے عجب یہ نکتہ توقیر سلطان رسل
اور یہی ہے لکہا اسکے لئے یہ مدعا

اور امیر کبریا صلو علیہ وسلمو
ہے یہ حکم دائما صلو علیہ وسلمو
پہر ملائک نے الہا صلو علیہ وسلمو
حکم ہم سبکو دیا صلو علیہ وسلمو
از برائے مصطفی صلو علیہ وسلمو
شک نہیں اسمین ذرا صلو علیہ وسلمو
ہے کلام کبریا صلو علیہ وسلمو
سنتے ہین نام انکا صلو علیہ وسلمو
چند اصلے علی صلو علیہ وسلمو
از جناب مصطفی صلو علیہ وسلمو

کیون نہ اس بیت پہ ہو جان و دل کافی نثار
دین و ایمان ہے میرا صلو علیہ و سلمو

یا الٰہی حشر مین خیر الورا کا ساتھہ ہو
رحمت عالم جناب مصطفی کا ساتھہ ہو

یا الٰہی ہے یہی درخواست میری التجا
روز محشر شافع روز جزا کا ساتھہ ہو

یا الٰہی جب قریب نیزہ کے آوی آفتاب
اس سزاوار خطاب والضحی کا ساتھہ ہو

یا الٰہی حشر مین نیچے لوائے احمد کے
سید سادات فخر انبیا کا ساتھہ ہو

یا الٰہی پل کے اوپر بھی ہنگام گذر
دستگیر بیکسان اس پیشوا کا ساتھہ ہو

یا الٰہی جب عمل میزان مین تلنے لگین
سید ثقلین و ختم الانبیا کا ساتھہ ہو

یا الٰہی جب قیامت مین صفین بندھنے لگین
اہل بیت مجتبی آل عبا کا ساتھہ ہو

یا الٰہی شغل نعت مصطفائی مین ہون
جسم و جان مین جب تلک میری وفا کا ساتھہ ہو

بعد مرنیکے یہی ہے کافی کی یہ یارب دعا
ذوق اشعار نعت مصطفی کا ساتھہ ہو

ہے بشارت شب فرقت کی گرفتارون کو
اور مژدہ ہے تپ ہجر کی بیمارون کو

اس نوید طرب افزا کو سنا کر ہمے
کیا سبکدوش کیا غم کی گرانبارون کو

گرچہ تم اہل کبائر کی شفاعت کرتے
کون پھر پوچھتا دوزخ کے سزاوارونکو

جب سنی مخبر صادق کی زبانسے یہ خوشی
شب فرقت مین ہوی عید دل افگارونکو

ذات پاک شہ لولاک حبیب یزدان
کیا وسیلہ ہے شفاعت کی گنہگارون کو

گرچہ نعمائے حضوری کی تمامی ولیت
مجلس خاص مین حاصل ہوی حضارونکو

غائبون کو بھی سنا دی وہ نوید صادق
جسنے آزاد کیا غم کی گرفتارون کو

آپ کا جلوہ دیدار ہوا بدر منیر
ظلمت جہل و شب کفر کے آوارون کو

یا الٰہی بطفیل شرف ختم رسل
عمل خیر کی توفیق ہو دیندارونکو

اپنے محبوب کی الفت سے نصیب کافی
کر عطا میرے حسین اور میرے یارون کو

ای طباشیر سحر عکس رخ تابان تو — آبحیون رشحهٔ آب لب خندان تو
ای طفیل خاکپایت رونق باغ جهان — گلشن ایجاد برگ از بستان تو
صندل اصل علی اے گیسوی خیرالوری — مشک اذفر نفحهٔ از جنبش دامان تو
از تجلی رخت خورشید باشد لمعهٔ — ماه فیض ناخن از دست نورافشان تو
باغ عالم از بهار حسن تو باشد گلے — آسمان لوح منقش از نگارستان تو
اے نگاهت جوهر آئینهٔ نور عین — دیدهٔ اهل بصیرت هر زمان قربان تو
اے وجودت آفتاب آسمان معرفت — صد جهان اهل عرفان روشن از عرفان تو
رحم کن رحمی نمایان رحمت للعالمین — ای کلید رحمت حق در کف احسان تو
درد دارم در وسر از لطف بکشا یک نظر — ای شناسے درد من البته درمان تو
صد جهان عاصی بمیدان شفاعت روز حشر — کم زگوشے در میان عرصهٔ جولان تو
میکند ابلاغ تسلیم و سلام بیشمار — بندهٔ کاهی بروح پرفتوح جان تو
هم بروح عترت اطهار اهل بیت تو — هم بجان پاک اصحاب معظم شان تو

بر امید آنکه بعد از روزگار تشنگی
یک جواب از لعل شراب لب خندان تو

دے مجھے راستی راہ یا اللہ — نہ رہوں تاج کلاہ یا اللہ
بطفیل نبی شفیع امم — بخش میرے گناہ یا اللہ
دم آخر تلک ہو میرا نصیب — دین و ایمان چاہ یا اللہ
اور محمد کو ہی رسول کہوں — تیرا بے اشتباہ یا اللہ
ہو تو ہی گور بیچ وقت سوال — میرا پشت پناہ یا اللہ

کہ محمدؐ کی ہیں رسالت پر
رہوں شاہد گواہ یا اللہ

آلِ احمد نبی کے صدقہ سے
ہو مری واں نباہ یا اللہ

از برائے صحابۂ حضرت
رکھ مرا عز و جاہ یا اللہ

بحرِ عصیاں کی جوشش سے بھی ہو
میری کشتی تباہ یا اللہ

تیری رحمت سے دور ہو گا نفی
مثلِ برگِ گیاہ یا اللہ

بجنابِ نبی درود و سلام
تب پہنچے شام و پگاہ یا اللہ

واہ کیا جلوۂ دنداں ہے سبحان اللہ
کیا تبسم کا یہ سامان ہے سبحان اللہ

محوِ دیدار فرشتوں کو کیا گردوں نے
کیا ہی محبوبی کی یہ شان ہے سبحان اللہ

ہے وہ سیمائے مبارک کی تجلی جس سے
رونقِ روضۂ رضوان ہے سبحان اللہ

حسن وہ حسن کہ جس حسن کا عاشق ہے خدا
وصف اس حسن کا قرآن ہے سبحان اللہ

نورِ ذاتِ نبوی صلِ علیٰ اے کافی
آیتِ رحمتِ رحمان ہے سبحان اللہ

پیدا ہوئے خیر الورا صلو علیہ و آلہ
پیدا ہوئی نور الہدیٰ صلو علیہ و آلہ

پیدا ہوئی سلطان دین محبوب رب العالمین
حضرت محمد مصطفیٰ صلو علیہ و آلہ

پیدا ہوئی ختم رسل وہ امتیاز جز و کل
شمس الضحیٰ بدر الدجیٰ صلو علیہ و آلہ

پیدا ہوئی مہر عرب امی لقب والا حسب
سر تا قدم نور خدا صلو علیہ و آلہ

پیدا ہوئی جان جہاں وہ خاتم پیغمبراں
سرمایۂ حشر ہو صلو علیہ و آلہ

پیدا ہوئی شاہ امم عین کرم والا ہمم
وہ مخزن حلم و حیا صلو علیہ و آلہ

پیدا ہوئی حضرت نبی لب پہ دعا آ گئی
بلجائے کافی گدا صلو علیہ و آلہ

کیا جناب شہ ابرار ہے سبحان اللہ
آپ کا نام اذان اور اقامت مین مدام
اور کلمہ مین اپس ذکر خدا نام رسول
الغرض نام احد سے نہین ہجر احمد
معنئ سورۂ والشمس عیان عارض سے
خوی د اخلاق و کرم حسن و جمال و احسان
ایکدم بہی نہ لگا عرش تک آتے جاتے
لاکہہ منزل سے پہنچا ہی سلام امت
بی نصیب اہل کبائر ہی شفاعت سے نہین
سرور صاحب معراج کی قدمون کے لئے
حبذا اصل علے لطف حدیث نبوی
مہبط آیت تطہیر و تمام عفت
مرتضے شیر خدا اور جناب حسنین
جلوۂ آیت تطہیر و فروغ عظمت
صدر ایوان خلافت مین وزیر اعظم
اور میدان فتوت مین جناب فاروق
اور عثمان غنی بحر سخا ذی النورین
سورۂ دہر سے ثابت ہی مناقب جنکا

کیا نبی احمد مختار ہی سبحان اللہ
کیا ہی اشہرت سی نمودار ہی سبحان اللہ
ہمرہ رفعت اذکاہ ہی سبحان اللہ
کیا معیت کا یہ اظہار ہی سبحان اللہ
والضحے روئی پر انوار ہی سبحان اللہ
حمد و تحسین کی سزاوار ہی سبحان اللہ
نور ابصار یہ رفتار ہی سبحان اللہ
عین اعجاز یہ دربار ہی سبحان اللہ
کیا ہی رحمت کی یہ سرکار ہی سبحان اللہ
عرش جولان گہ رفتار ہی سبحان اللہ
راحت روح یہ گفتار ہی سبحان اللہ
آپ کی عترت اطہار ہی سبحان اللہ
شان سے انکی نمودار ہی سبحان اللہ
شان سے انکی نمودار ہی سبحان اللہ
یار غار شہ ابرار ہی سبحان اللہ
عادل و جاہد و کفار ہی سبحان اللہ
کیا حیامند حیادار ہی سبحان اللہ
وہ علے حیدر کرار ہی سبحان اللہ

مدح خوان کا نہ فی محتاج بجای محروم
رحمت عام یہ دربار ہے سبحان اللہ

ولادت نبوی کا جہان مین ہی شہرہ
ظہور نور کا کون و مکان مین ہی شہرہ

جناب صاحب لولاک کی تولا کا –
فلک پر زمرۂ قدوسیاں میں ہی شہرہ

چمن چمن شجر و برگ و غنچہ گل مین
اسی نوید کا ہی گلستانین ہی شہرہ

بہم ہین آج وحوش وطیور زمرہ رسان
بشرق و غرب زمین و زمانین ہی شہرہ

ہوے ہین وقت تولد عیان بہت اعجاز
کہ انکا آج فلک انس و جانین ہی شہرہ

زمین پہ گر گئے او رنگ خسروانکی برج
تمام کشور نوشیروان مین ہی شہرہ

ہزار سال سے جلتی تھی آگ فارس مین
وہ سرد ہو گئی دیر و مکانین ہی شہرہ

الٹ کر گر گئے اورنگ خسروان جہان
تمام انجمن خسروانین ہی شہرہ

نوید مولد خیر الوری کی ای کافی
زمین پہ دھوم ہے باغ جہانین شہرہ

زہی شوکت و عز و جاہ مدینہ
زہی رتبہ تخت گاہ مدینہ

اس عالی مکان کا یہ ہی وصف ظاہر
کہ ہے حسن مسکن و شاہ مدینہ

گل زیب فرق بہشت بریں ہے
خس و خار و کاہ گیاہ مدینہ

اگر مجھسے پوچھے کوئی راز جنت
بتا دونگا مین شاہراہ مدینہ

نہ دیکھیگا وہ حال کا فتنہ محشر
ہوے جسکو حاصل پناہ مدینہ

ہوی غیر مین بدر مین آکے حاضر
ملائک شمول و سپاہ مدینہ

زیارت گہ زمرۂ قدسیاں ہے
حریم دربار گاہ مدینہ

جو سنتے نہین حال مولود حضرت
وہ ہی منکر رسم و راہ مدینہ

برائے نبوت شفاعت ہی کافی
احادیث حضرت گواہ مدینہ

مرحبا ہے کافی بتولائی مدینہ
ہو شمع لحد داغ تمنای مدینہ

فصاحت مین لطافت مین نظارتمین ہے فخر بہا
فردوس سے برتر ہے یہ اقصای مدینہ

سمجھون مین اُسے دولت بیدار کی تصویر
گر خواب مین بھی مجھکو نظر آجائے مدینہ

قربان کرون اُسپہ مغیلائے جہانکو
جو والا و شیدا ہی سودائے مدینہ

کحل البصر و چشم ملایک ہے ازل سے
یہ خاک شفا کبریٰ مصفائے مدینہ

اقصائے دیار عرب ہے فخر جہان کے
ہی فخر عرب وادی اقصائے مدینہ

شور نمک حسن ملیحان جہان کے
ہر سبزہ نوخیز بصحرائے مدینہ

ہی غیرت خال رخ حوران بہشتی
ہی داغ سیاہ لالہ بصحرائے مدینہ

اُس سر کو سروکار نہیں مہر خرد سے
جس سر مین نہین ہی یہ سودائے مدینہ

خورشید کی ہاتھ آ اسی چاند بنا کے
ذرہ جو چمکتا ہے بصحرائے مدینہ

اللہ رے ان آنکھونکی یہ ہی عین تمنا
دکھلائے مدینہ ہمین دکھلائے مدینہ

کافی تمنائے دلی ہے کہ دم مرگ
گر آہ جو نکلے تو کہون ہائے مدینہ

مٹنے کا نہیں داغ تمنائے مدینہ
یہ دل ہے میرا لالۂ صحرائے مدینہ

یکسان ہی شب و روز تجلائے مدینہ
رہتے ہین مہ و مہر جبین سائے مدینہ

وحدت کی یہ معنی ہے کہ در پردۂ صورت
ہے نور قدم انجمن آرائے مدینہ

جب دیکھتا ہی روضۂ والائے مدینہ
اک ہاتھ ہی عرش سے بھی بڑھ کے جائے مدینہ

قندیل در بام ہی خورشید درخشان
مہتاب ہی فرش رخ صحرائے مدینہ

اس شہرہ کی خوبی کوئی جبریل سے پوچھے
جسکی ہی نظر محمل لیلائے مدینہ

باطن مین عجب سبکو جھکاتا ہی در اُسکے
ظاہر مین فلک گرچہ ہی بالائے مدینہ

اللہ کی قدرت ہی کہ مُردونکو جلائے خاک
ٹھوکر سے جلاتا ہی مسیحائے مدینہ

آنکھونکو بچھاتا ہون مین زیر قدم اُنکے
جو اہل نظر آنکہ سے دیکھ آئے مدینہ

کافی یہ تمنا ہے کہ آئینہ بنی دل
ہے عکس فگن جسم سراپائے مدینہ

دھوم ہے ہر سو کہ محبوب خدا پیدا ہوئے
واہ کیا قسمت گنہگاروں کی یاور ہو گئے
بت پرستی مٹ گئی غالب ہوا دین متین
تھا یہی ورد زبان جن و بشر حور و ملک
بادشاہ دین و دنیا مرجع شاہ و گدا
چارۂ بیچارگان بیکسوں کی دستگیر

سید سادات فخر انبیا پیدا ہوئے
واسطے اُن کی جو اپنے مقتدا ہوئے
جب سے ختم الانبیا بدر الدجی پیدا ہوئے
رحمت مرسل جناب مصطفےٰ پیدا ہوئے
مقتدائے انبیا مشکل کشا پیدا ہوئے
مصطفےٰ خیر الورا حاجت روا پیدا ہوئے

خالق اکبر کا کرتے شکر لازم ہے ہمیں
سید سادات محبوب خدا پیدا ہوئے

خاتم پیغمبران پیدا ہوئے
وہ ہوئے پیدا کہ جنکی واسطے
جنکے آنیکی خبر موسیٰ نے دی
تشنہ لب عیسیٰ تھے جنکی بات کے
اولین و آخرین کے پیشوا
کیون نہو افلاک پر نازان زمین
ہے محمدؐ اور احمدؐ جنکا نام
امت آخر زمان کے واسطے

افتخار انس و جان پیدا ہوئے
سب زمین و آسمان پیدا ہوئے
وہ نبی با عز و شان پیدا ہوئے
وہ لب کوثر نشان پیدا ہوئے
مقتدائے مرسلان پیدا ہوئے
مرجع قدوسیان پیدا ہوئے
وہ شفیع عاصیان پیدا ہوئے
کافی امن و امان پیدا ہوئے

اہل ایمان ہیں بہم گرم نوید
قاسم خلد و جنان پیدا ہوئے

خدائے جہان بادشاہ جہان ہے
ملایک کواکب کا جن و بشر کا
دیئے اپنے محبوب کو وہ مراتب

پناہ زمین و پناہ زمان ہے
وہ خلاق معبود روزی رسان ہے
کہ تعریف سے انکی قاصر زبان ہے

کہو مومنوں سے کہ یہ حکم سن لو
ملائک بھی ہیں اُن کو تسلیم کرتے
سلام اور صلواۃ تم بھی تو بھیجو

نبی پر خدا اونکا صلواۃ خوان ہے
وہ ایسا نبی میرا باعز و شان ہے
کہ حکم خدا تم کو اے مومنان ہے

بس اے مومنو کاتب خستہ جان کا
یہی حرز جان اور ورد زبان ہے

خیال حمد اُسکا عالم حیرت دکھاتا ہے
نزول رحمت خلاق ہوا اُسپر
مسبب ہر سبب کا ہی وہ ناظم نظم کل کا ہے
ہوا روز ازل سے نام جنکا مومن کامل
لکھوں انکا کیا حال سوبان ہو جاتا ہی دو ٹکڑے
اویس عاشق صادق کا یہ دندان شکن قصہ
جناب مصطفی کی لخت دل خاتون جنت کا
بلال عاشق صادق مؤذن تھا جو حضرت کا

کہ ہجدہ ہزار عالم کو ملک کن سے بنایا ہے
وسیلہ رحمت اللعالمین کا جو اٹھاتا ہے
الٰہی کی فضل سے نظم سخن انجام پاتا ہے
خدا اُس کو رسول اللہ کا عاشق بناتا ہے
وہ اُس کا نالہ جانکاہ جسدم یاد آتا ہے
تب غیرت سے یہ عشاق عالم کو دکھاتا ہے
قیامت خیز افسانہ مجنون کو رولاتا ہے
اُسے یہ درد فرقت آہ کس جا پھر آتا ہے

جناب غوث اعظم شاہ جیلان قطب ربانی
قیامت مین اب اُنکے شعر آئے کافی سناتا ہے

لوائے حمد کا سایا اگر محشر مین سر پر ہے
جہاں وہ آفتاب رحمت حق سایہ گستر ہے
یہ دو نوں انکی نعلین مبارک کی ستارے ہیں
کہاں معراج موسیٰ اور کہاں معراج آنحضرت
صدائی لن ترانی دورباشی قرب موسیٰ تھی
شرافت دیکھنا اہل ولا اسم محمد کی

تو اُسدن آفتاب حشر کی تیزی سے کیا ڈر ہے
وہاں خورشید محشر ایک ذرہ سے بھی کمتر ہے
اگر خورشید محشر ہے وگر خورشید خاور ہے
وہاں وہ طور پر آیا گزر یہاں لامکاں پر ہے
نوید اوّل ہی یہاں ابدی ذیل رہبر ہے
کہ کس رتبہ سے زیب مسجد و محراب و منبر ہے

یہ وہ اسم مبارک ہی کہ سب عالم مین روز و شب
حلاوت مین اِس ایک ایک شعر نعت مصطفےٰ کا ہے
اقامت اور اذان مین ہمراہ اللہ واکبر ہے
مذاق جان مومن کے لئے قند مکرر ہے

مقام فخر ہے کافی کہ تو مداح کسکا ہے
ترا ممدوح کیساہی حبیب رب اکبر ہے

انکے ناخن پہ فدا جان کیجئے
اور ماہ عید قربان کیجئے
جان کیا ہے اور ماہ عید کیا
یہان فدا ملک سلیمان کیجئے
اس جگہ ملک سلیمان ہے حقیر
باغ رضوان کو فدا یہان کیجئے
باغ رضوان بھی یہان ناچیز ہے
دلمین ہے کچھ اور سامان کیجئے
انکے ناخن کا تراشا گر ملے
حبیب جائمین اسکو پنہان کیجئے
اور کیجے عرض اے رب کریم
اسکے باعث ہمپہ احسان کیجئے
ہمنے پایا ہے ہلال عید کو
آج ہم کو شاد فرحان کیجئے
اور روز حشر ہو جب آشکار
پیش اُس کو پیش یزدان کیجئے
صبح محشر عید گاہ مغفرت
از برائے اہل عصیان کیجئے
تھا کہان اور مدح خوان پہنچا کہان
کیجئے ختم دعا ہان کیجئے
صاحب لولاک کی امت مین ہم
آج ہمپر نزل غفران کیجئے

تجھکو لازم ہے سراپائے نبی
کافی مداح سامان کیجئے

خاتم پیغمبران فریاد ہے
دست گیر بیکسان فریاد ہے
درد دل نے روز تڑپایا مجھے
ای طبیب مہربان فریاد ہے
رحمت عالم تمہارا ہے لقب
رہنمائے گمرہان فریاد ہے
ای حبیب خاص محبوب خدا
میری امت ہے ہر زمان فریاد ہے

اپکی درگاہ ہے دار الشفا
اسلیئے میری یہان فریاد ہے

کافی عاصی کو بخشا لیجئے
جو تمہارا مدح خوان فریاد ہے

ایصلے علی جود و سخا وہ شہ دین کی
ایصلے علی انبیا سے بہی زیادہ
ایصلے علی صلے علی عظمت و افلاک
اول وہ کرے آکے مدینہ کی زیارت

لب تک کبہی آئی بہی نہین بات نہین کی
بات اُس لب شیرین دہان نمکین کی
بہر شرف فضل کہ اُس دُرِ ثمین کی
ہے جسکو طلب روضۂ فردوس برین کی

یارب بطفیل شرف ختم رسالت
حاجت ہو روا کافی بیمار حزین کی

کیا صلّ علے ہمت شاہ عربی ہے
خورشید قیامت کہ کبہی منہ آیا ہے
رضوان شب معراج مین تہا گرم بشارت
جس چشم نے کی ہے نظر نرگس جنت

پشت عجمی اور پناہ عربی ہے
کیا شان ہی کیا شوکت شاہ عربی ہے
فردوس مین آج آمد شاہ عربی ہے
وہ عین حیا چشم سیاہ عربی ہے

فرش رہ حضرت ہوی جس ورسی کافی
رشک گل فردوس گیاہ عربی ہے

کیا مطلع انوار مدینہ کا فضا ہے
پایا ہے مدینے نے عجب رتبۂ عالی
آنکھونکی ہے جا ئی اگر ہو وے مدینہ
تڑپایا ہے کیا طائر دل شوق چمن مین

کیا صلی علے مسکن محبوب خدا ہے
یہ بلدۂ طیب شرف ارض و سما ہے
آنکھین تو اسیواسطے ہین عین بجا ہے
بے بال و پری آہ عجب دام بلا ہے

اوس روضۂ اقدس کو دکہادے مجہے یارب
اس کافی دلریش کی یہ تجہسے دعا ہے

عجائب ماجرائے قصۂ احوال نوبار ہے
ہوا ثابت ہمیں یہ حال عادات صحابہ سے
ملی ہے انکو دولت حب عشق مصطفی کی
مرض سے بھی چھوڑاتی ہے گنہ سے بھی بچاتی

کہ جسکے حق میں ثابت یہ نزول نص قرآن ہے
کہ حضرت مصطفی کی حب الفت دین و ایمان ہے
رہی شان محبان ہی حبیب رب رحمان ہے
رسول اللہ کی الفت سبھی ردونکی زبان پہ ہے

ریاض حب محبوب خدا جو ہوا گل چین
اسی کیواسطے کافی بہار باغ رضوان ہے

فخر عالم حبیب یزدانی
راز دار رموز ما اوحی
حسن خلق و جمال و خوبی مین
فخر ہے واسطے سلیمان کے
اُنکے خورشید رخ کا تھا پرتو
بحر جود قسیم کوثر کا۔

معین رحمت رسول رحمانی
محرم سر قرب ربانی
بے مثال و نظیر و لاثانی
در دولت کی انکی دربانی
حسن بے مثل ماہ کنعانی
ایک قطرہ ہے ابر نیسانی

اس کو کافی ہے مغفرت کا صلہ
جس نے کی آپ کی ثنا خوانی

جان و دل اس شہ لولاک پہ قربان کیجے
ماہ کیا چیز ہے اک جان کی حقیقت کیا ہے
بچ گئی جسکی شفاعت کے سبب دوزخ سے
آہ جب دولت دیدار ہی ہم کو نہ ملی
سامنے آپ کے ای مہر سپہر رحمت
شدت رنج و محن جرم و گنہ کی کثرت
اب تو ای رحمت عالم لب اعجاز سے

اُن کی قدمو نپہ تصدق یہ دل و جان کیجے
لاکھ جان فرش رہ مقدم جانان کیجے
ایسے محسن کا ادا شکر کس عنوان کیجے
کیون نہ اس عمر کو صرف غم ہجران کیجے
عرض کیا کیا الم شام غریبان کیجے
یا غم و درد کو اظہار نمایان کیجے
کافی خستہ دل ریش کا درمان کیجے

بدن تھا آپ کا کان تجلی
عیان چہرہ پہ تھی شان تجلی

تصور کسکی صورت کا بندھا ہے
کہ چھپایا دلپہ سامان تجلی

رسول اللہ کے نور جبین کو
بجا ہے گر کہین جان تجلی

رخ پرنور پر بالون کا عالم
بہار سنبلستان تجلی

بر و دوش و بہر و دست مبارک
ستون نور ارکان تجلی

قد عالی کی موزونی سے کہیے
سہی سرو گلستان تجلی

نہ تہا کچھہ آتش دیدار سے کم
در دندان کا لمعان تجلی

نکلنے سے ہوا ٹپکے کی بابت
کمر تھی برق جولان تجلی

نہ دیکھا آہ دیدار مبارک
رہا کاشف کو ارمان تجلی

گو ترقی پہ جمال مہ کامل ہووے
منہ تو دیکھون کہ ترے منہ کے مقابل ہووے

ماہ کیا سامنے گر آپکی آوے خورشید
دعوی نور سے خجلت اسی حاصل ہووے

کیا یہ خورشید کہ خورشید قیامت ہو اگر
آپ کی آگے ٹھہرنا اسی مشکل ہووے

شان اجلال پہ آجاوے اگر وہ رحساک
کس کو طاقت ہے کہ اسوقت مقابل ہووے

یہان خوش آتا نہین جز ذکر گل عارض پاک
نغمۂ عود ہو یا صوت عنادل ہووے

ملک دنیا کو وہ کیا خاک مین لیکر ڈالے
جو کوئی دولت دیدار کا سایل ہووے

آہ برباد نہو جائے میرا نالۂ آہ
آہ کے ساتھ جذبہ کامل ہووے

اتنو سنڈ ہے دل حسرت زدہ گھبراتا ہے
یا الٰہی شب فرقت کہین زایل ہووے

لائین گر آپ کی تصویر نکیر منکر
کیا عجب گور میری خلد کی منزل ہووے

ہے تمنا یہی دن رات کی روز محشر
دشت کاشفؔ ترا پایۂ محمل ہووے

دیکھنے جلوۂ دیدار کو آتے جاتے
گل نظارہ کو آنکھوں سے لگاتے جاتے

ہر سحر روئے مبارک کی زیارت کرنے
داغ حرمان دل محزون سے مٹاتے جاتے

سر شوریدہ کو کسوت پہ تصدق کرتے
دل دیوانہ کو زنجیر پہناتے جاتے

پائے اقدس سے اوٹھاتے نہ کبھی آنکھوں کو
روکنے والے اگر لاکھ ہٹاتے جاتے

قدم پاک کی گر خاک نہ ہاتھ آجاتی
چشم مشتاق میں بھر بھر کے لگاتے جاتے

خواب میں دولت دیدار ہی ملتی وہ اگر
بخت خوابیدہ کو ٹھوکر سے جگاتے جاتے

دشت یثرب میں تری ناقہ کے پیچھے پیچھے
دھجیاں جیب و گریباں کی اوڑاتے جاتے

دست صیاد سے چھوٹے جو ہرارونکی طرح
چمن کوچۂ دلبر ہی کو جاتے جاتے

کافی کشتۂ دیدار کو زندہ کرتے
لب اعجاز اگر آپ ہلاتے جاتے

بار عشق احمدی کا نہ اوٹھانا چاہیے
گر نہیں پھر غم تو غم سے مر ہی جانا چاہیے

جبکہ ٹھہرے عین ایمان حب محبوب خدا
اپنے ایمان کو بھلا پھر کیا چھپانا چاہیے

دین و ایمان آپ کی الفت سے ہوتا ہے حصول
طالب ایمان یہ باتیں سنانا چاہیے

ہیں کدھر وہ منکران الفت خیر البشر
ان منکروں کو ذرا مجھ تک تو لانا چاہیے

شاید آجاویں طریق راستی پر بے ادب
درس عشق مصطفیٰ ان کو سنانا چاہیے

جسکو کچھ بھی خبر نہیں حب رسول اللہ کی
اسکو جھوٹا دعوہ ایمان میں جانا چاہیے

جان و دل قربان کریں حب شہ ابرار میں
مغفرت کیواسطے کچھ تو ٹھکانا چاہیے

کچھ بھی گر دل میں تمہارے خواہش ایمان ہے
ہر بشر سے آپ کو محبوب جانا چاہیے

گر رضائے حق تعالے دوستو منظور ہے
نقش حب احمدی دل پر بٹھانا چاہیے

روی اطہر خوب ہے واللہ احمد صلی اللہ علیہ
ایسی محبوب خدا پر دل لگانا چاہیے

شاہد اخلاق حضرت آیت خلق عظیم
والضحیٰ وصف رخ پر نور جانا چاہیے

واصف چشم مبارک آیت مازاغ ہے
قول یہ میرا نہین قول شہ ابرار ہے
بان احمد کی خدائے پاک نے کہائی قسم
یاد کر لطف تبسم سید کونین کا

وصف گیسو سورۂ واللیل جانا چاہئے
مخبر صادق کی فرمانے کو ماناچاہئے
ایسے جان پاک پر قربان ہو جانا چاہئے
دل یہی کہتا ہے ہر دم مسکرانا چاہیئے

سیری کافی نہین ممکن ہی نعت پاک سے
عندلیب زار کو گل کا فنا ناچاہئے

صبح محشر شان محبوبی دکھانا چاہیئے
آب وتاب حسن عالمگیر کے اعجاز سے
گیسوئے مشکین دکھا کر عرصۂ عرصات مین
جلوہ قد مبارک سایۂ قامت کی ستار
تم ہو محبوب الٰہی تم خدا کی ہو حبیب
تم شفیع المذنبین تم رحمت اللعالمین
اہل محشر بدل جائینگے مصیبت حشر کی
دیکھکر جاہ وجلال شاہ محبوب خدا

خندۂ دندان نما سے مسکرانا چاہیئے
آفتاب حشر کی تیزی بجھانا چاہیئے۔
اپنی مشتاقونکو دیوانا بنانا چاہیئے
ہمکو خورشید قیامت سی بچانا چاہیئے
امت عاصی کو دوزخ سے بچانا چاہیئے
اپنی امت کو خدا سے بخشوانا چاہیئے
جلوۂ روئے مبارک کو دکھانا چاہیئے
نکلو ای خورشید محشر منہ چھپانا چاہیئے

گر نہ آیا دامن دیدار کافی ہاتھہ مین
دھجیان جیب وگریبان کی اڑانا چاہیئے

عشق احمد سی دل کو راحت ہے
ذات پاک محمد عربی
حب احمد کا نام ہے ایمان
گر میسر ہو آپ کی چاہت
روشن راہ دین مصطفوی

کیا ہی اللہ کی عنایت ہے
عین رحمت ہی عین رحمت ہے
وہ محبو تمہین بشارت ہے
کیا ہی دولت ہی کیا ہی دولت ہے
واہ کیا کوچہ سلامت ہے

ہو سکے کس سے نعتِ پاک رقم ۔ کس کے کام و زباں میں طاقت ہے

جرم کافی کے بخشدے یا رب
یہ بھی خیر الوریٰ کی امت ہے

جسکو خیر الوریٰ کی الفت ہے ۔ بس وہی وستدارِ سنت ہے
سالکِ راہِ مصطفے کے لئے ۔ شہ کونین کی معیت ہے
حاصل حبِ سرورِ عالم ۔ باغِ رضوان ریاضِ جنت ہے
ہے جو عاملِ بہ سنتِ نبوی ۔ اسکو دو نو جہان کی دولت ہے
شاہِ دین خاتمِ نبوت کو ۔ کیا ہی رحمت بحالِ امت ہے
ہین کدھر طالبانِ راہِ صفا ۔ واسطے ان کے یہ بشارت ہے

حبِ احمد ہمین تو اے کافیؔ
دین و ایمان کی حقیقت ہے

جہان مین شورِ محشر کسقدر ہے ۔ قیامت رحلتِ خیر البشر ہے
ملک جن و بشر ہین زار و نالان ۔ زمین و آسمان بھی نوحہ گر ہے
رسول اللہ کا نظرون سے چھپنا ۔ اگر سمجھو بڑا داغِ جگر ہے
وفاتِ سیدِ کون مکان سے ۔ ہر شوریدہ عین دردِ سر ہے
اندھیرا کیون نہو ساری جہان مین ۔ چھپا پردہ مین وہ رشکِ قمر ہے
نہین گر سامنے وہ رشکِ گلشن ۔ رگِ گل چشمِ تر مین نیشتر ہے
انہین کے روئی اطہر کا تصور ۔ ہمین تو رات دن آٹھون پہر ہے
کہانتک صدمۂ فرقت اٹھاؤن ۔ کدھر وہ جزیۂ آہِ سحر ہے

تڑپتا ہے تپِ فرقت مین کافیؔ
کوئی وہانتک نہین کرتا خبر ہے

مجھے الفت ہے یاران نبیؐ سے
ابوبکر و عمر عثمان علیؓ سے

محبت ان کی ہے ایمان میرا
ہیں انکا مدح خوان ہوں جان و جی سے

یہ محبوب الٰہی ہیں کہ ان کو
تعشق ہے حبیب ایزدی سے

نہ کیونکر دوست رکھیں انکو مومن
کہ اقرب ہیں رسول ہاشمی سے

رسول اللہ کے یہ جانشین ہیں
نبیؐ راضی ہیں اُنسے وہ نبیؐ سے

یہ ہیں جس چرخ ہدایت کے ستارے
جہان روشن ہے انکی روشنی سے

جو انکی راہ سے بھٹکا وہ انسان
کہیں پاوے نہ رستہ پھر کسی سے

صحابہ کا ہوا ثابت مناقب
زبان درفشان احمدی سے

رسول اللہ کیا راضی ہیں ان سے
جو ہو ناراض احباب نبیؐ سے

جو ہیں اصحاب و انصار و مہاجر
مجھے حسن عقیدت ہے سبھی سے

صحابہ کا یہ کافی مدح خوان ہے
خلوص جان اخلاص ولی سے

بیان کس منہ سے ہو جو رتبہ اصحاب حضرت ہے
کہ انکے واسطے ہر ہر بشر کی کیا شرافت ہے

صحابی النجوم انکی مناقب میں ہوا وارد
کہ ان تاروں سے روشن برج افلاک ہدایت ہے

نہیں اس سے زیادہ اور کوئی رتبہ عالی
کہ حاصل انکو فیض صحبت ختم رسالت ہے

بجا ہے گر ملایک رشک کہائیں اس فضیلت پر
جوار سید کونین میں جنکی سکونت ہے

مشرف جو ہوئے ہیں دولت دیدار حضرت سے
تو انکی واسطے باغ جہان گلزار جنت ہے

تمامی عادل تھے اور سبکی سب آزاد خدا تھے
یہی ہے مذہب حق اعتقاد اہل سنت ہے

امیر المومنین صدیق اکبر نائب حضرت
بایوان خلافت صدر دیوان صداقت ہے

پھر اسکے بعد ہی فاروق اعظم جابد و عادل
کہ انسان بصیرت مردم عین عدالت ہے

مناقب کیا کروں عثمان ذی النورین کا ظاہر
کہ عین شرم و تمکین مخزن جود و سخاوت ہے

خدا کا شیر حیدر ابن عم سرور عالم
کہ جسکے دست بالا دست مین تیغ شجاعت ہے
شعار و عادت اصحاب سلطان رسل باہم
مروت ہے فتوت ہے مودت ہے محبت ہے
ملی ہو دولت دیدار محبوب خدا جسکو
عجب طالع زہے مقسوم کیا وہ نیک قسمت ہے
خدا راضی ہے اُنسے اور وہ راضی خدا سے ہین
جناب رحمت عالم کو اُنکے ساتھ شفقت ہے

ثنا خوان نبی ہون اور اصحاب نبی
ابوبکر و عمر عثمان علی سے مجکو الفت ہے

محبت جسکو ہے آل عبا سے
اُسی الفت ہے ختم الانبیا سے
طہارت اہل بیت شاہ دین کی
ہوی ثابت کلام انما سے
وہی مومن ہے جسکو ہے محبت
علی حسنین سے خیر النسا سے
عدو انکا عدوے مصطفے ہے
ہوا منقول یہ جنبیہ ابو را سے

رہون آل عبا کا مین ثنا خوان
یہی کافی تمنا ہے خدا سے

رسول اللہ کی ہمکو شفاعت کا وسیلہ ہے
شفاعت کا وسیلہ اور رحمت کا وسیلہ ہے
عجب ذات مکرم ہے کہ ہر اعلی و ادنے کو
جناب شافع روز قیامت کا وسیلہ ہے
بچوگے مومنو تم گرمی خورشید محشر سے
لواے حمد کو ظل کرامت کا وسیلہ ہے
بشکل عندلیب زار مین نیرات کہتا ہون
کہ مجکو اُس گل باغ رسالت کا وسیلہ ہے

جناب رحمت عالم شفیع امت مجرم
ہماری واسطے کافی شفاعت کا وسیلہ ہے

درود رحمت صلواۃ حضرت پر پڑھا کیجے
جناب مصطفے پر رات دن صل علی کیجے
جہانتک ہوسکی اُس موجب ایجاد عالم کی
صفات و نعت و حمد و مدح و تحسین و ثنا کیجے
محبو دوستو شغل ثنائے مصطفائی مین
تمامی شادی و غم رنج و راحت کو رہا کیجے

کمال دین و ایمان کی اگر خواہش ہے ای یارو
خدای پاک سی حب نبی کی التجا کیجے

تمامی دولت دنیا اگر حاصل ہوے کافی
بعشق سرور عالم فدا کیجے فدا کیجے

آب وصف ساقی کوثر سی شیرین کام ہے
ماہی کوثر زبان مدح خوان کا نام ہے

نعت اوصاف جناب مصطفی احسن ہو
وہ لب و دندان وہی کام و زبان ناکام ہے

عین عرفان خدا عین جناب مصطفی
آہو بعیب اُس عین حیا کا نام ہے

رحمت عالم کی امت میں ہمیں پیدا کیا
کیا مقام شکر خلاق ذوی الاکرام ہے

یا الٰہی میں بھی پہنچوں منزل مقصود کو
کارساز بیکسان و اللہ تیرا نام ہے

جائے ناامید نہیں درگاہ رب العالمین
وسعت رحمت یہان مصروف خاص و عام ہے

میں نہیں شاعر مدح صاحب لولاک ہون
ہمصفیر و مجکو اپنے کام ہی سے کام ہے

مغتنم ہے جبکہ دور مدح خوان مدح خوان
یہہ زبان محشر تک پھر عاطل و ناکام ہے

کافی اب بیمار کو وصف جناب مصطفی
قوت دل راحت جان موجب آرام ہے

ستون کی دیکھ کر حالت صحابہ سر بسر روئے
تمامی حاضران مجلس خیر البشر روئے

رولا دی جبکہ چوب خشک کو حضرت کی مہجوری
کہو پھر عین عشرت سی نکیونکر ہر بشر روئے

سنی جب اُس ستون عاشق بیتاب کی زاری
رسول اللہ کے اصحاب کہیے کس قدر روئے

کوئی انسان نہ تھا اس بزم میں جس پر نہ تھی رقت
بہت روئے بہت روئے نہایت بیشتر روئے

بھر آتا ہے انکھوں میں وہ عالم انکو رونیکا
کہ کس کس طرح سی اصحاب باسوز جگر روئے

اُدھر گرم فغان تھا وہ ستون فرقت کے صدمے سے
ادھر یہ شدت رقت سی باصد چشم تر روئے

ستون خاموش ہوتا تھا نہ یہ رونیسی تھمتے تھے
وہ آہیں مار کر چلایا یہ دل کو ٹھوکر روئے

ستون نے یہ کئے نالے کہ چشم حال سے سنگ
شجر روئے حجر روئے سبھی دیوار و در روئے

رسول اللہ کی الفت مجھو میں آپہان آئی
لب لعل مبارک کی جو مشتاق زیارت ہے
تصور آگیا روئیہ جب سلمان ندا آئی

فراق مصطفے مین اہل ایمان عمر بھر روئے
بجائے اشک عین شوق سے لخت جگر روئے
تو شافان ندان نبی سلک گہر روئے

بشکل ابر اے کافی یہ مہجور ونکا عالم
یہان روئے وہان روئے ادہر روئے اودہر روئے

اہلبیت احمد مختار کی کیا شان ہے
دامن آل نبی دست یقین ہیں جسکی ہے
اقتدا و اتباع آل رسول اللہ کا
جو محب اہلبیت سید کونین ہے
عفت و عظمت طہارت پارسائی اتقا
کیون نہو اُسکو امان خورشید محشر سے بھلا
آیت تطہیر جنکے واسطے نازل ہوے

اُنکی ذات پاک گویا کشتی طوفان ہے
ساحل مقصود اُس کے واسطے آسان ہے
مومنونکی مغفرت کا کیا بڑا سامان ہے
واسطے اُسکی بہار روضۂ رضوان ہے
شان میں اُنکے تمامی لایق و شایان ہے
جسکے سر پر حب اہل بیت کا دامان ہے
وہ جناب مصطفے کی آل والا شان ہے

ہم کو اے کافی محبت عترت اطہار کی
دین ہے اسلام ہے ایمان ہے عرفان ہے

مدیح شاہ شاہان ہے مراد یوان ایکافی
رکھا حضرت نبی نے نام ایمان اپنی الفت کا
کہ چشم عندلیبان ریاض الفت احمد
ہجوم غنچہ و گلہائے نعت مصطفائی سے

فروغ نور ایمان ہے مراد یوان ایکافی
سویدا ایمان کا عنوان ہے مراد یوان ایکافی
عجب اک تازہ بستان ہے مراد یوان ایکافی
بہار باغ رضوان ہے مراد یوان ایکافی

کوئی ہے شعر گر سرکار والا مین پسند وہی
تو کیا بخشش کا سامان ہے مراد یوان ایکافی

تمت

برق کو آتش غیرت سے جلاتی جاتے — شعلۂ طور کو آنکھون سے لگاتے جاتے
کسوت نور ہی مردے کو پہناتے جاتے — دیکھتے جلوۂ دیدار کو آتے جاتے
گل نظارہ کو آنکھون سے لگاتے جاتے

ہین کبھی طالع وارونکی شکایت کرتے — ہین کبھی جیب گریبان کو غارت کرتے
شجر حشر وطن کی بہی حسرت کرتے — ہر سحر روئی مبارک کی زیارت کرتے
داغ حرمان دل محزون سے مٹاتے جاتے

جرأت شوق کا انداز ترقے دیکھو — دل مشتاق کے عنوان تمنا دیکھو
دسترس ہوتی اگر اونکے قدم تک دیکھو — پائی اقدس سے اوٹھاتے نہ کبھی آنکھون کو
روکنے والے اگر لاکھ ہٹاتے جاتے

ہوتی صدقے کبھی ناقہ کے کبھی محمل کے — ساربان کی کبھی ہاتون کے بلائین لیتے
شوق سے وجد کی عالم مین جو پہرا کرتے — دشت یثرب مین تیری ناقہ کے پیچھے پیچھے
دہجیان جیب و گریبان کی اڑاتے جاتے

رہ گئی آہ اک ارمان دل مضطر کی — ہوتے زوار جو اُس انجمن انور کے
متصل اُس کے اُس قامت جان پرور کے — سر شوریدہ کو گیسو پہ تصدق کرتے
دل دیوانہ کو زنجیر پہناتے جاتے

ایسی قسمت ہی کہان اید ل غمگین اپنی — ملتے آنکھون کو جو نعلین مبارک انکی
ہی دولت تو ہمین آہ میسر ہوتی — قدم پاک کی گر خاک بہی ہاتہ آجاتی
چشم مشتاق مین بھر بھر کی لگاتے جاتے

ایک بھر کیا کہ میسر ہون اگر لاکہون بھر — بس یہی حسرت و افسوس ہے ہر شام و سحر
سر بھی کیجیے قربان بس اُن قدمون پر — خواب مین دولت دیدار سے ملتے وہ اگر
بخت خوابیدہ کو ٹھوکر سے جگاتی جاتے

کیون نہو گرم فغان سینہ فگارونکی طرح
آہ کیون پھوٹ اُٹھیئے جو نہ ازنظارونکی طرح
شعلہ زن جسم جگر مین ہین ہزارونکی طرح
دستِ صیاد جو چھوٹے جو ہزارونکی طرح

چمن کوچۂ دلبر ہی کو جاتے جاتے

ہنک کر ہم رہ گئے ہین ہمسفر و تم ہین سے
میری جانب سے یہ آداب ہی عرض کرے
اگر کوئی منزلِ مقصود کو جلتا ہو پہنچے
کافی کشتۂ دیدار کو زندہ کرتے

لب اعجاز اگر آپ ہلاتے جاتے

حمد

بہرِ تحصیل شرفِ صبح و مسا یہان آنا
راستہ کرکی عقیدت کا صفا یہان آنا
شوق سے پڑھتے ہوئے صلّ علیٰ یہان آنا
سر کے بل چاہیئے اے اہلِ وِلا یہان آنا

الفتِ رحمتِ عالم مین ذرا یہان آنا

مومنو بزم سزاوارِ کرامت ہے یہ
کیا جماعت بخدا موردِ رحمت ہے یہ
عاشقانِ شہِ عالم کی جماعت ہے یہ
محفلِ مولدِ سلطانِ رسالت ہے یہ

عین آداب سے با صدق و صفا یہان آنا

گرادب جسکا قدمبوس ہوا عرش برین
سر جھکا بیٹھیے کوئی در پے ہو نہ کہین
اُن کی مولودِ مبارک کی یہ محفل ہے یقین
بی ادب کو تو یہان دخل نہین بار نہین

عطر آداب سے پوشاک بسا یہان آنا

انبیا تک ہین اسی بزم کے ہین دیوانے
رتبہ پہچانے تو اللہ ہی بس پہچانے
ہین فدا حور و ملک شمع پہ جیون پروانے
قدر اُس محفلِ اقدس کی کوئی کیا جانے

حضرت آدم و حوا کا ہوا یہان آنا

کب تلک کہیئے رہون گنگ نمط مہر بسکوت
کہہ رہے ہین یہی سب ساکنِ بزم جبروت
ذکر ہے بزم رسالت کا مری روح کا قوت
عرش سے فرش تک اللہ رے ہجوم ملکوت

اور جبرئیل کا وہ مژدہ رسا یہان آنا

کہ رہے ہین یہی غلمان ارم مین جا و بجا
شوق سے سب کہیئے حضور کی وہ دلمین امید

سحر و شام یہ چرچا ہے قریب و بعید
حورین فردوس سے کہتی تھے زہے بخت سعید

ہم کنیزونکا عجب فخر ہوا یہان آنا

کیا شرف ہے شہ کونین کا کیسا رتبہ
ہو بیان محفل میلاد کا رتبہ کیا کیا

مرحبا صل علے صل علے صل علے
آسیہ حاجرہ و مریم و سارا حوا

تہنیت کو تھی ہم اپنا ہوا یہان آنا

بزم مولود کا ہے کسقدر اعلی رتبہ
سچ حضوری مین سعادت ہی شرف ہے اسجا

ذکر حضرت کا ہر اک شئے سے ہی افضل بخدا
محفل فرحت میلاد نبی صل علے

ہو نصیب اپنی تئین صبح و مسا یہان آنا

جانو اسبا کو ہر ایک بھلا کیا سمجھے
با ادب ہو کی شرف جانکے اک موقع سے

بزم مولود نبی کے ہین مراتب کیسے
گل فردوس کی تیار حمایل کرکے

رکھ سنبد سر یہ گروہ حور ا یہان آنا

عرش سے فرش تفاخر مین مقابل ہے آج
شرف اس بزم کے حضار کو حاصل ہے آج

اور صلواۃ مین ہر ایک مشاغل ہے آج
شہ لولاک کی یہ محفل میلاد ہے آج

عندلیبان جنان بعمہ سرا یہان آنا

ای صبا اپنی برآوے گی یہ امید قوی
قول کافی کا ہے اس امر مین ہمکو کافی

یہ جو ہے احمد مرسل کی شفاعت کی خوشی
شرف محفل میلاد کہین کیا کافی

ہم سمجھے ہین شفاعت کا صلہ یہان آنا

خمسہ

حبذا ذات تو ای صاحب لولاک نبی

بطفیلت ہمہ خلق شرقی و غربی

افتخار یدہ الناس عجب عالی نسبی
مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

ای شہ کون و مکان ذات تری اصل علے
حسن و خوبی شرف و فضل و کرم من اصلا
کوئی گل گلشن ایجاد مین ایسا نہ کھلا
نسبتے نیست بذات تو بنی آدم را
برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی

شاہ لولاک لقب فخر رسل خیر انام
آپکی ذات مبارک ہے سحاب اکرام
آپکی نور سے ہی گلشن امت کا نظام
نخل بستان مدینہ ز تو سر سبز مدام
زان شدہ شہرہ آفاق بخورشید وشی

آپکی شکل شمایل کا کھین کیا عالم
محو حیرت ہون خرد دنگ ہی ہنگام رقم
آپکی حسن کو کس چیز سے نسبت دین ہم
من بیدل بجمال تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال است بدین بو العجبی

آپکی رتبہ عالی کا کرون کیا مذکور
اے رسول عربی ناسخ توریت و زبور
کشور عز و شرف آپکی باعث معمور
ذات پاک تو کہ در ملک عرب کرد ظہور
زان سبب آمدہ قرآن بزبان عربی

بحر زخار عطا صاحب کوثر کی ذات
دلفگارون کو بھی ہر دو زبان ہی در برات
رحمت جود و سخا ہین عنایت کی سات
ما ہمہ تشنہ لبانیم تو ئی آب حیات
لطف فرما کہ ز حد میگذرد تشنہ لبی

یہ دعا ہے مری اللہ سے ہر شام و سحر
بجناب شہ کونین کہون مین آ کر
ہوی جسوقت ہمو آفت روز محشر
چشم رحمت بکشا سوئی من انداز نظر
اے قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی

آپکا وہ در ارشاد ہے اے شاہ امم
بصد آداب جہان آتا ہے روح اعظم

شرم آتی ہے مجھ کو اپنے سخن پر ہر دم — نسبت خود بسگت کردم و بس منفعلم

زانکہ نسبت بسگت کوئی تو شد بے ادبی

آپ کا رتبہ اعجاز بہت ہے عالی — مردے زندہ کنی درد دلکو شفا اگر دہی
مرض دل کا گرفتار ہوا ہے کاتی — سید انت حبیبی و طبیب قلبی

آمدہ سوی تو قدسی پی درمان طلبا

کس شان سے دوجہان کے سرور — پہنے ہوئے حلۂ منور
باندھے ہوئے شملۂ معطر — کھولے ہوئے گیسوئے معنبر
با زینت وجاہ و شوکت و فر — گھوڑے پہ چلے سوار ہوکر
جاتا تھا رکاب کے آئے برابر — کھولے ہوئے جبریل شہ پر
یہ دھوم تھی ہر فلک کے اندر — آتے تھے حبیب رب اکبر
شاہ لولاک ذات اطہر — داخل ہوئے جب فلک کے اوپر
ادریس مقیم چرخ اخضر — دوڑا کہ قسیم حوض کوثر

گر بر سر و چشم من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی

محبوب خدا نبی اکرم — سلطان رسل پناہ عالم
اس دھوم سے احمد مکرم — آئے بفضای سبز طارم
فوج ملکوت تھی فراہم — باحشمت و شوکت معظم
سالار جیوش روح اعظم — ہمراہ رکاب شاد و خرم
تھا گرم عنان براق پیہم — وہ غیرت باد آفت رم
جس سنکے نوید خیر مقدم — سنتے تھی ہم خلیل و آدم
آئے چوتھی فلک پہ جسدم — کرنے لگا عرض ابن مریم

گر بر سر و چشم من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی

منظور خدا نبی پیارا
کس شوکت و شان سے سدہارا
جبرئیل کہے تھے آشکارا
حوروں مین بہم تہا یہ اشارا
تائید یہ بخت ہے ہمارا
دہ توسن شاہ کا ترارا
پاؤں جو براق سے اوتارا

با حسن و جمال عالم آرا
تہا شمع بکف ہر اک ستارا
چمکا میرے بخت کا ستارا
گر لیجئے حبیب کا نظارا
دیدیم چو روے مصطفارا
تہا آتش طور کا شرارا
رفرف وہین آنکر پکارا۔

گر بر سر و چشم من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی۔

اُس رات عجیب ماجرا تہا
آراستہ عرش کو کیا تہا
حوروں کا ہجوم جابجا تہا
نبیوں کا پرا بندہا ہوا تہا
جبرئیل نقیب بنگیا تہا
جو کوئی جلوس دیکھتا تہا
فردوس مین گذر گیا تہا

جنت کو بہار سے بہرا تہا
اک نور زمین سے تا سما تہا
لشکر غلمان کا بھی بپا تہا
اور بیچ مین شاہ انبیا تہا
کہتا ہوا طرفہ چلا تہا
بیساختہ کہتا مرحبا تہا
رضوان یہ بنیانہ کہرہا تہا

گر بر سر و چشم من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی

ایصل علی وہ کارخانہ | یہان نطق بیان ہے عاجزانہ

مقصد تھا حبیب کو بلانا۔
ایوان دنیٰ مین دخل پانا
ہر چیز او دہر سے پیش آنا
کحل مازاغ بھیان لگانا
پھر ہمتِ احمدی دکھانا
جب عرش سے گذر اوہ یگانہ

معراج کا تھا فقط بہانہ
باشانِ ادائے دلبرانہ
بازیب و زینت بیکرانہ
آنکھین نہ کسی طرف اٹھانا
اُمت کو خدا سے بخشوانا
کافیؔ یہ تھا عرش کا ترانہ

گر بر سر و چشم من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی

رباعی

خورشید ہدائے ذاتِ رسولِ معصوم
بے حب نبیؐ و حب یارانِ نبیؐ
اصحابِ نبیؐ چرخ ہدایت کے نجوم۔
کافیؔ بھین مغفرت ماجر معلوم۔

رباعی

گر صادقی وہ مومنو کامل براہِ دین
قرآن بخوان خواندن قرآن شریف
حب نبیؐ و آل منے را تو بر گزین
ظلِ خدا برائی تو در حشر شد قرین

رباعی

کافی بگزین تو حب اولادِ رسولؐ
ہم الفت حیدرؓ بدل و جان بگزین
نورِ نظرِ رسولؐ حسنینؓ و بتولؓ
تا ثمرۂ ایمانِ تو گردد مقبول

رباعی

چہ دم زند لب خامہ بجال آل نبیؐ
مطالب دل کافیؔ عطا بکن یارب
کہ خارج است زگفتن کمال آل نبیؐ
بحق حرمت جاہ و جلال آل نبیؐ

تمام شد